پیغمبرِ اسلام حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی

حیاتِ طیبہ کا ازدواجی شعبہ

از

سیّد ابو ظفر زین

زیرِ اہتمام

حاجی مشتاق الٰہی فاروقی

toobaa-elibrary.blogspot.com

المعین لمیٹڈ
محمود چیمبرز۔ نزد لائٹ ہاؤس۔ کراچی

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیغمبرِ اسلام حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی

حیاتِ طیّبہ کا ازدواجی شعبہ

از

سیّد ابو ظفر زین

زیرِ اہتمام

حاجی مشتاق الٰہی فاروقی

المعین لمیٹڈ

محمود چیمبرز - نزد لائٹ ہاؤس - کراچی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کتاب کی کوئی کاپی رائٹ نہیں ہے

تاریخ اشاعت اول جولائی سنہ ۱۹۸۳ء
" " دوم فروری ۱۹۹۰ء
تعداد ۵۰۰

مطبوعہ: ایجوکیشنل پریس کراچی

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیغمبر اسلام حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی

حیاتِ طیبہ کا ازدواجی شعبہ

ازدواجی زندگی بنیاد ہے تمام سوسائٹی کی، سیاست کی، تہذیب و تمدن کی بلکہ خود نسلِ انسانی کی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کتابچہ سے حیاتِ طیبہ کے اس اہم پہلو کے متعلق مفید معلومات حاصل ہوں گی۔

مصنّف

عنوانات

		صفحہ
١	رسولِ اکرمؐ نے اتنی شادیاں کیوں کیں؟	١
٢	دین اور مذہب۔	۵
٣	ازدواج کی وحدت یا کثرت۔	١۵
۴	ازواج مطہرات۔	١٨
۵	کیا حضورؐ کو اتنی شادیاں کرنے کی اجازت تھی۔	٢٨

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶ سیرت۔ ۳۷

۷ آپؐ کی گھریلو زندگی۔ ۴۱

۸ کیا آپؐ کی شادیاں جنس اور محبت کے لئے تھیں۔ ۴۵

۹ کیا آپؐ نے اقتدار، دولت، یا اولاد نرینہ کی خاطر شادیاں کیں۔ ۵۲

۱۰ ازواج مطہرات اور تبلیغ اسلام۔ ۵۶

۱۱ حضورؐ نے ان شادیوں سے کیا کام لیا۔ ۶۲

تبلیغ کے لئے نیا نیا میدان فراہم کرنا۔ اسلام کے دشمنوں کو رام کرنا — سفارتی تعلقات کو مضبوط کرنا، جنگی قیدیوں، غلاموں اور باندیوں کے درجہ کو بلند کرنا۔ بُرے رسم و رواج کی جڑ کاٹنا۔ عورتوں کی پریشانیوں کو دور کرنا — بیکسوں کو سہارا دینا۔ دینی تعلقات کو استوار کرنا۔ شادی کے اخلاقی اور قانونی بندھنوں کو استوار کرنا۔ جرائم کی روک تھام کرنا اور امن وامان قائم کرنا۔ گھر اور بچوں کی نگہداشت کرنا۔ ازدواجی زندگی کا عملی نمونہ قائم کرنا۔ وغیرہ وغیرہ

۱۲ امہات المومنین کا مرتبہ۔ ۹۱

۱۳ حضورؐ کی محبت ازواج مطہرات سے۔ ۹۷

۱۴ ازواج مطہرات کی محبت حضورؐ سے۔ ۱۰۴

۱۵ خدمت اسلام میں ازواج مطہرات کی کارگزاریاں۔ ۱۱۲

۱۶ چند سوالات و جوابات۔ ۱۲۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب اوّل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی شادیاں کیوں کیں؟

یہ ایک صاحب علم ہی تھا جس نے پوچھا ـــــ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اتنی شادیاں کیوں کیں خصوصاً جبکہ ان کا اسوۂ حسنہ تمام مسلمانوں کے لئے پیروی کا حکم رکھتا ہے۔

سوال دلچسپ بھی تھا اور منطقی بھی۔

اگرچہ سوال پوچھنے والا ایک غیر مسلم تھا لیکن بعید نہیں کہ یہی سوال ایک مسلم کی طرف سے آجائے جس نے کبھی اس مسئلہ میں ڈوب کر نہیں دیکھا۔ یہ سوال ایک مورخ بھی پوچھ سکتا ہے، ایک سوانح نگار بھی اور ایک اہل ایمان بھی۔ اور یہ سوال ایک ایسے پراپگنڈا کرنے والے کی طرف سے بھی اٹھایا جا سکتا ہے جو مستشرق اور محقق کا روپ دھار کر پیغمبر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

یہ سوال جتنا سادہ نظر آتا ہے اتنا ہی پیچیدہ ہے۔ اس کے اندر بہت سے ضمنی سوالات ابھرتے ہیں۔ مثلاً

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) کیا اسلام ایک بیوی رکھنے کے حق میں ہے یا ایک سے زائد بیک وقت۔

(۲) اگر اسلام ایک بیوی سے زیادہ رکھنے کی اجازت دیتا ہے تو کن حدود کے تحت؟ کیا حضورؐ کی ازواج مطہرات کی تعداد ان حدود کے اندر ہے؟

(۳) شادی کے ذریعہ اسلام کیسے کیسے مسائل حل کرنا چاہتا ہے؟

(۴) حضورؐ نے کن اصولوں اور مقاصد کے تحت ازواجِ مطہرات کا انتخاب کیا؟

(۵) آپ اپنی ازواج سے فرداً یا اجمالاً کیا سلوک کرتے تھے۔ کیا آپ کے سلوک میں کوئی عدم توازن، ناانصافی، بے جا رعایت یا جھگڑے کا امکان تھا؟

(۶) ان شادیوں کے ذریعہ کون کون سے مقاصد حل ہوئے۔ قومی طور پر، بین الاقوامی طور پر، اس وقت کے لوگوں کیلئے، آنے والی نسلوں کے لئے۔

(۷) کیا بیویوں کی تعداد میں حضورؐ کی پیروی کرنے پر ایک مسلمان آزاد ہے یا پابند؟ وغیرہ وغیرہ۔

کنبہ داری اور عیال داری بنیاد ہے تمام سوسائٹی کی، تمام

toobaa-elibrary.blogspot.com

سیاست کی، تمام تہذیب و تمدن کی اس کے بغیر وجودِ انسانی اور اسکی تعمیر و ترقی ناممکن ہے۔ کوئی شادی کرے یا نہ کرے، لیکن اسے یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس کو جنم ایک فیملی ہی نے دیا ہے اور اس کی پرورش اس وقت کی ہے جب وہ نہ شعور رکھتا تھا نہ طاقت۔ یہ ایک کنبہ ہی ہے جس نے اسے تعلیم دی اور اس کے لیئے ترکہ چھوڑا۔ کنبہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر زندگی کا ڈھانچہ کھڑا ہے۔ بدقسمتی سے اسلام کے سوا کسی مادی یا روحانی نظام فکر نے فیملی لائف (گھریلو زندگی) قائم کرنے اور بسر کرنے میں کوئی رہنمائی پیش نہیں کی جبکہ یہ بنیادی مسئلہ ہے ہر فرد کا اور ہر معاشرہ کا، ہمیشہ ہے اور ہر جگہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رہنمائی پیش کرنا ان (غیر اسلامی) مذاہب کی عقل اور عزم سے باہر ہے۔ اسی لیئے وہ بالکل خاموش ہیں کہ کس سے کس طرح اور کیوں شادی کرنا چاہیئے، آپس میں زن وشو کے حقوق کیا ہیں اور ذمہ داریاں کیا۔ شادی کو کون سے قانونی، سماجی اور اخلاقی دباؤ کے اندر رہنا چاہیئے، بیویوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ایک وقت میں کیا ہونی چاہیئے۔ جدائی ہو تو کیوں اور کس طرح ہو اور اس کے اثرات سے بچوں کی حفاظت کس طرح کی جائے۔ وغیرہ۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو ایسے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سارے اہم سوالوں کا جواب پیش کرتا ہے — کتابِ الٰہی اور سنتِ رسولؐ کے ذریعہ۔

چنانچہ جب یہ سوال آیا اور وہ بھی ایک پادری صاحب علم کی طرف سے، تو ہم نے اس کا جواب دینے کی ضرورت سخت محسوس کی۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں — اور ہم نے جاننے کی بڑی کوشش کی ہے — یہ معلومات کسی ایک کتاب میں نہیں بلکہ بہت سی کتابوں میں منتشر ہیں۔ غالباً موجودہ کتابچہ اس موضوع پہ پہلی کوشش ہے۔

ہم امیدوار ہیں اور دست بدعا بھی کہ کوئی ایسا خادم اسلام اٹھے جو علم و قلم کی طاقت زیادہ رکھتا ہو اور اس مسئلہ پہ ایک بہتر کتاب پیش کر دے۔ انشاءاللہ۔

پیغمبرِ اسلام نے اتنی شادیاں کیوں کیں؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے دین اسلام کے متعلق چند سطریں پیش کرنا عین مناسب ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بابِ دوئم

دین اور مذہب

ابتدا ہی میں یہ خوب جان لینا چاہیئے کہ ہندومت یا بدھ مت یا عیسائیت یا یہودیت کی طرح اسلام ایک مذہب نہیں۔ اگر مذہب محض کسی علمی نظریہ کا نام ہے، کسی فکر و فلسفہ یا اخلاقیات کا نام ہے۔ کسی صنمیات یا داستان یا تاریخ یا سوانح حیات کا نام ہے، کسی دل بہلانے والے تصورات کا نام ہے تو اسلام ہرگز ایک مذہب نہیں۔

اسلام ایک دین ہے اور اسی لئے اپنا خاص مقام رکھتا ہے۔ یہ صراطِ مستقیم ہے تمام مرد و زن کے لئے۔ خواہ وہ زندگی کے کسی پہلو سے وابستہ ہوں، کسی حالات کے تحت ہوں، کسی زمانہ میں ہوں یا کسی علاقہ میں ہوں۔ دین اسلام منفرد ہے کیونکہ یہ پیش کرتا ہے :-

(ا) رہنمائی ــــ واضح، مکمل، تابندہ اور قابل عمل رہنمائی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) بہترین توازن ــــ شخصی آزادی اور اجتماعی پابندی کو گھلا ملا کر۔

(۳) بہترین توازن ــــ روحانی اور مادی اقدار کو گھلا ملا کر۔

(۴) زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے زیادہ سے زیادہ بھلائی۔

(۵) دنیا کے لئے امن اور اخوت کا واحد راستہ۔ وغیرہ۔

ایک اہم بنیادی فرق اسلام اور دیگر مذاہب میں یہ ہے :۔ اسلام فقہ رکھتا ہے۔ دوسرے محروم ہیں۔ اسلام بتاتا ہے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا، کیوں اور کیسے؟ دوسرے نہیں بتاتے چند مذاہب گناہ اور ثواب کی باتیں ضرور کرتے ہیں۔ وہ ایک مختصر ناکافی سی فہرست بھی پیش کرتے ہیں ثوابوں کی اور گناہوں کی۔ لیکن وہ یہ سمجھانے سے بہت دُور بھاگتے ہیں کہ کس عمل کو ثواب میں شمار ہونا چاہیئے، کس عمل کو عذاب میں ــــ اور کیوں؟ اور یہیں تک نہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہندو مت میں برہمنوں کے لئے الگ اصول و اخلاق ہیں اور غیر برہمنوں کے لئے الگ۔ ایک طبقہ کے لئے جو نیکی ہے وہ دوسرے طبقہ کے لئے بدی ہے۔ اسی طرح ایک طبقہ کے لئے جو بدی ہے وہ دوسرے طبقہ کے لئے نیکی ہے۔ عیسائیت کی طرف اگر دیکھا جائے تو وہاں سرے سے نہ کوئی حکم ہے نہ منع، نہ کسی بات کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے اور نہ کسی بات سے روکا گیا ہے چنانچہ منطق اور قانون کے لحاظ سے اس مذہب میں نیکی اور بدی کا سوال اٹھنا ہی نہیں چاہئے۔

گناہ کیا ہے؟ عیسائیت اس سوال کے جواب میں کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ اسے اگر کوئی دلچسپی ہے تو رحم و کرم سے اور معاف کر دینے سے۔ لیکن یہ کس بات کو معاف کردے گی، کس پر رحم کرے گی اسے خود بھی کچھ نہیں معلوم۔ چونکہ عیسائیت کوئی سزا نہیں دیتی ہے بلکہ سراسر معاف کر دیتی ہے —— اور یہ معافی گناہ کرنے سے پہلے بھی ہو جاتی ہے اور بعد بھی —— اس لئے یہ مذہب اپنے ماننے والوں کے لئے کھلی چھٹی ہے کہ جب جو جی چاہے کریں یا نہ کریں، شخصی سطح پر بھی اور جماعتی سطح پر بھی کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی دارو گیر نہیں۔ اس طرح یہ مذہب جرائم کی ہمت افزائی کرتا ہے، شخصی سطح پر بھی اور جماعتی سطح پر بھی ——

اس کے برخلاف اسلام صاف صاف بتاتا ہے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ اور کیوں ہے۔ نیکی کی ہمت افزائی کے لئے وہ انعام الٰہی کا وعدہ کرتا ہے۔ بدی کی ہمت شکنی کے لئے وہ عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں کرتا۔ بلکہ ہر انسان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو بتا دیا گیا ہے کہ اس پر دو فرشتے تعینات ہیں جو اس کی زندگی کے ہر روز و شب چوبیس گھنٹے اس کے اچھے اعمال اور اس کے برے اعمال کو لکھتے رہتے ہیں (دیگر مذاہب کسی انسان کا پانچ منٹ کے لئے بھی نیکی اور بدی کا ریکارڈ نہیں رکھتے) اور اتنا ہی نہیں، اسلام قدم بہ قدم صفحہ بہ صفحہ ہر خاص و عام کو اس روزِ انصافِ الٰہی سے ڈراتا ہے جس کا آنا اٹل ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کو اس کے نامۂ اعمال کے مطابق جزاء یا سزا دے گا۔ البتہ جس کو چاہے گا معاف کرے گا۔

بیشک عیسائیت اور چند دیگر مذاہب جنت اور جہنم کا نام لیتے ہیں اور روزِ قیامت کا بھی۔ لیکن وہ یہ نہیں بتاتے کہ آخر کس اصول، کس آئین و قوانین کے تحت بندوں کو جنت میں یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔ آخر وہ کونسی عدالت ہوگی جس کے پاس نہ میزان ہے نہ پیمان؟

افسوس کہ مذاہب عالم نے دولت اور جنس کے استعمال پر کوئی ہدایت پیش نہیں کی۔ یہ چیزیں بڑی نعمت ہیں لیکن بد معاشوں کے ہاتھ میں بد معاشی کا بہت بڑا آلہ بن جاتی ہیں۔ افسوس کہ ان مذاہب میں ان کے استعمال پر ہر طرح آزادی ہے۔ اگر کوئی پابندی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے تو سوسائٹی اور گورنمنٹ کی طرف سے ہے، مذہب کی طرف سے نہیں۔ اگر کوئی پابندی ہے تو وہ انسان کے ذاتی اخلاق کی بدولت ہے، رسم ورواج یا جماعتی ضرورت کی وجہ سے ہے۔ اسی لئے یہ مذاہب شادی کو سائنس کا درجہ دینا درکنار، اس پہ سرے سے کوئی بحث ہی نہیں کرتے۔ یہ اسلام ہی ہے جو شادی کی بنیادی اہمیت کو پہچانتا ہے اور اسے جسمانی اور سماجی سائنس کا درجہ دیتا ہے۔ غیر اسلامی نقطۂ نگاہ اگر مسئلہ شادی پر کبھی غور کرتا ہے تو جسمانی ضرورت کے لحاظ سے۔ لیکن اسلام جب غور کرتا ہے تو متفرق نقطۂ نگاہ سے ـــــ جسمانی بھی اور سماجی بھی، اقتصادی بھی اور نفسیاتی بھی، گھریلو بھی اور سیاسی بھی، قومی بھی اور بین الاقوامی بھی۔

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شادیاں کی ہیں وہ نور ہدایت ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایک مسلم کو، خصوصاً ایک مسلم سربراہ حکومت کو رفیقۂ حیات کے انتخاب میں کیا کیا پیش نظر رکھنا چاہیے۔

دین اسلام ایک ہدایت ہے، ایک رہنمائی ہے سب خاص وعام کے لئے، انفرادی طور پہ بھی اور اجتماعی طور پہ بھی، ہر منزل حیات میں، ہر شعبۂ حیات میں ـــــ مرکز سے شاخوں کی طرف یا شاخوں سے مرکز کی طرف۔ یہ وہ برقابی طاقت ہے جو جسم کی مشین کو چلاتی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے جینا بھی وقف ہے اور مرنا بھی مسلم کا ایک ہی نصب العین ہے کہ زندگی کے ان انفرادی اور اجتماعی معاملات میں بھی جہاں اسے بظاہر اختیار دیدیا گیا ہے اللہ اور رسول کے اوامر و نواہی کو نافذ کرائے۔ مسلم جہاد کرتا ہے، ہجرت کرتا ہے بلکہ شہید تک ہو جاتا ہے لیکن وہ کسی صورت تعاون نہیں کر سکتا دنیاوی آقاؤں کے ان احکام سے جو قرآن و سنت سے ٹکراتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے، دین عملی ہے اور تجربہ سے بہترین ثابت ہو چکا ہے۔ یہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص خواہ مخواہ شادی نہ کرے اور تاحیات کنوارا یا کنواری رہے۔ یہ پسند نہیں کرتا کہ انسانی سوسائٹی سے کٹ کر راہبانہ زندگی اختیار کرکے پادری یا نن بن جائے، ایمان لانے والوں سے اس کا تقاضا ہے کہ وہ وہاں رہیں جہاں حیات متحرک ہو، جہاں وہ واقعات و حالات کے دھاروں اور منجمد چٹانوں کی تعمیر و تشکیل میں حصہ لے سکیں۔ انسان کے جائز جذبات اور خواہشات کو دبانا اسلام کا مقصد نہیں، بھوک اور جنس جیسے جسمانی مطالبات کو اسلام پوری اہمیت دیتا ہے۔ لیکن فتنہ و فساد، آوارگی، لاقانونیت اور درندوں کی حیوانیت کو برداشت نہیں کرتا۔ اسی لئے یہ نسخہ پیش کرتا ہے نکاح کا ——— نکاح اپنی تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ———

toobaa-elibrary.blogspot.com

تاکہ ایک طرف جنس کو فطرت اور صحت کے ساتھ تسکین کا راستہ مل جائے اور دوسری طرف کنبہ اور سماج میں انار کی اور درندگی نہ پھیل جائے مختصر یہ کہ اسلام میں بندہ خدا کی مرضی پر چلتا ہے۔ دیگر مذاہب میں خدا بندہ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اسلام میں ساری نفسیات اور ذہنیات کا مرکز و محور آخرت ہے دیگر مذاہب میں دنیا ہے —— ابھی اور نقد۔ اگر کہیں تصور آخرت کا آگیا ہے تو اس کی حیثیت ضمنی ہے اور زیب داستان

دین اسلام اور مذاہب عالم میں ایک اور اہم ترین فرق ہے۔ اسلام اپنے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو تقلید کے لئے پیش کرتا ہے۔ لیکن خدا کو ماننے والے اور نہ ماننے والے دیگر نظریات میں مقدس ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنا ضروری نہیں۔ جس کا جی چاہے چلے جہاں تک جی چاہے چلے، جب جی چاہے نہ چلے۔ بلکہ بعض مثالیں ایسی ہیں کہ ان پر کوئی شریف آدمی چلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

مثلاً ہندو، یونانی اور چند دیگر صنمیات میں دیوتاؤں اور دیویوں کی کثرتِ ازدواج اور کثرتِ تعلقات کی وہ طوفان بدتمیزی پیش کی گئی ہے کہ الاماں۔ برہمنوں کی مقدس ہستیوں میں راجہ دسرتھ اور ان کے قابلِ فخر فرزند راجہ چندر جی کے پاس بیویاں اور غیر بیویاں ہزار دو ہزار کی تعداد میں تھیں۔ لیکن آج ہندو اور یونانی وحدت ازدواج کی سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے سرگرم وکالت کرتے ہیں۔ کیونکہ جو مثال ان کے دیوتاؤں اور راجاؤں نے پیش کی ہے وہ ہرگز قابلِ عمل نہیں۔ ہندو اپنے مذہب کو چھوڑ چھاڑ کر وہی کرتا ہے جو اس کے اپنے یا اس کی سوسائٹی کے یا اس کی سیاست کے مفاد میں ہے۔

یہی کچھ حال یہودی کا ہے۔ اس کا بائبل بتاتا ہے کہ حضرت داودؑ، حضرت سلیمانؑ اور دیگر پیغمبروں کے پاس سینکڑوں بیویاں اور غیر بیویاں تھیں (نعوذ باللہ)۔ حضرت لوط اور ان کی بیٹیوں پہ تو اور بھی سخت تہمت ہے۔ مگر آج کا یہودی اخلاق کے اس معیار کو نہیں مانتا، وہ اپنا معیار اور اپنا اصول الگ رکھتا ہے۔ اگر کبھی کبھار وہ اپنے پیغمبروں کے نقشِ قدم پہ چلتا ہے تو صرف وہیں جہاں مادی مفادات مطالبہ کرتے ہیں۔

اگرچہ نہ مریم نے شادی کی نہ یسوع نے لیکن ہر عیسائی خوب جانتا ہے کہ نہ شادی کرنا عیسائیوں کی آئندہ نسل کو منقطع کر دیتا ہے اور اس طرح عیسائیت کو ختم کر دیتا ہے۔

کمیونسٹ رشتۂ ازدواج کے باہمی حقوق کو عیاشی اور قانونی درجہ دینا پسند نہیں کرتا۔ اسے جنگل کی حیوانیت زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ لینن نے ساری زندگی ایک عورت کے ساتھ گذار دی لیکن اس کے ساتھ شادی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنا پسند نہ کیا۔

سوال یہ ہے کہ ہندو یا یونانی یا یہودی یا عیسائی یا کنفیوشس یا کمیونسٹ اپنے طرزِ فکر کو کیوں پسند کرتا ہے؟ اسکی واحد وجہ یہ ہے کہ اس کا مذہب ایک طرف اسے ایک خاص ذہن، ایک خاص سماج اور ایک سیاست عطا کرتا ہے اور دوسری طرف اسے تمام انفرادی اور اجتماعی آزادی عطا کر دیتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ اسے ایک ایسا خدا (یا نا خدا) عطا کرتا ہے جو نیک و بد کا فرق نہیں جانتا، جو کسی شخص کے اعمال کا ریکارڈ رکھنے کے تکلف میں نہیں پڑتا اور جس کے ہاتھ میں نہ انصاف ہے نہ سزا۔

اس لئے بڑی ہنسی آتی ہے جب یہ سوال ـــــ پیغمبر اسلام نے اتنی شادیاں کیوں کیں ـــــ وہ لوگ اٹھاتے ہیں جن کے دیوتاؤں اور مقدس ہستیوں کے دامن بدکرداری کی انتہا سے داغدار ہیں۔ جن کے خود اپنے جنسی تعلقات سینکڑوں اور ہزاروں سے ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن کے یہاں طلاقوں، ناجائز بچوں، کنواری ماؤں، جنسی بیماریوں اور شب و روز خودکشیوں کی بھرمار ہے۔

اس سوال کے بار بار اٹھنے کا ایک ہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ تنقید کرنے والے ہمیشہ ایک ہی پہلو سے غور کرتے ہیں کہ شادی کرنے والے کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس دنیا نے کیا دیا ـــــ جنس، حسن، رومان، دولت، سوسائٹی میں مقام، سرکاری یا تجارتی فوائد وغیرہ۔ اگر نقطۂ نظر یوں بدل دیا جائے کہ ایک مسلمان شادی کرتا ہے اسلام کے لئے، تو بہت سی تنقیدوں کے ڈھانچے خود بخود زمین پر آ رہیں گے۔ اسلام اللہ کی خوشی کا نام ہے۔ اپنی خوشی کا نام نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب سوئم

ازدواج کی وحدت یا کثرت

اگرچہ یہ مثال ہندومت میں پانڈوں نے قائم کی ہے جہاں پانچ بھائیوں کے درمیان صرف ایک ہی بیوی تھی، لیکن اب یہ سب ہی جانتے ہیں کہ ایک بیوی کا بیک وقت دو یا زیادہ شوہر ہونا اخلاق اور اولاد دونوں لحاظ سے سرتاسر غلط ہے۔ اس لئے ہم شوہروں کی کثرت پر بحث نہیں کرتے البتہ بیویوں کی کثرت پر بحث کرتے ہیں۔

کثرت ازدواج کے متعلق تمام قرآن پاک میں ایک ہی آیت ہے:

"اگر تم ڈرتے ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کر سکوگے تو شادی کر لو عورتوں سے اپنی پسند کی۔ دو یا تین یا چار۔ لیکن اگر تم ڈرتے ہو کہ تم ان (بیویوں) کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کر سکوگے تب ایک ہی (بیوی) کر لو یا پھر اسے جو تمہارے داہنے ہاتھ کے تحت ہے (یعنی کنیز) یہ تمہارے لئے زیادہ موزوں ہوگا تمہیں ناانصافی سے بچانے کے لئے۔" (سورہ نساء ۳/۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس آیت پر بحث کرتے ہوئے مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے فرمایا ہے :-

"اس آیت کے آنے سے قبل ہی عرب میں کثرتِ ازدواج کا عام رواج تھا۔ خود پیغمبر اسلام کے پاس متعدد بیویاں تھیں۔ اور یہی کیفیت بہت سے صحابہ کرام کے ساتھ تھی۔ یہ آیت جنگِ احد کے بعد اتری ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ مسلمانوں کو بتایا جائے کہ بہت سے مسلمانوں کی شہادت سے جو مسئلہ کثرت یتامیٰ کا کھڑا ہو گیا ہے اس کے متعلق فکرمندی کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مسئلہ کثرتِ ازدواج کے ذریعہ حل ہو سکے گا جس کا رواج پہلے ہی سے موجود ہے۔ اس آیت نے کوئی نئی اجازت نہیں دی ہے۔ اس نے صرف اس بات پر زور دیا ہے کہ ایک سماجی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک پرانے سماجی رواج کو استعمال کرنا چاہئے جس کی اجازت ہے۔ اس آیت نے جو نئی بات پیش کردی وہ بیویوں کی تعداد پر حد بندی ہے۔"

(شادی کمیشن رپورٹ کا ایکسٹرے۔ زیرِ ادارت خورشید احمد)

یہ آیت جو اس موضوع پر واحد ہے صاف بتاتی ہے کہ قرآن پاک ایک بیوی رکھنے کے فطری طریقے کو پسند کرتا ہے۔ لیکن چند جسمانی، خاندانی، سماجی یا سیاسی حالات کے تحت اجازت دیتا ہے کہ :-

toobaa-elibrary.blogspot.com

(و) آزاد عورتوں میں دو یا تین یا چار بیویاں بیک وقت رکھی جا سکتی ہیں

(ب) باندی (کنیز) عورتوں میں تعداد پہ کوئی حد بندی نہیں ہے باندی عورتوں میں وہ شامل ہیں جو جنگی قیدی کی حیثیت سے بطور مال غنیمت سپاہیوں اور شہریوں کے درمیان تقسیم کر دی گئی ہیں۔ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت صلائے عام نہیں ہے بلکہ مشروط ہے۔

چنانچہ پچیس سے پچاس سال کی عمر تک پیغمبر اسلامؐ نے ایک ہی بیوی کے ساتھ زندگی گذاری ہے یعنی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ (اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام ازواج مطہرات پر اپنی رحمتیں نازل کرے) حضورؐ نے دوسری شادیاں اسی وقت کیں جبکہ حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو چکا تھا اور جبکہ ملکی اور سماجی حالات کے تقاضے بدل چکے تھے۔

تنقید اچھی چیز ہے۔ ایک مسلم پہلے ایمان لاتا ہے پھر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، ایک کافر یا منافق پہلے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے پھر ایمان لائے یا نہ لائے۔ چنانچہ اس کا خدا اس کی عقل ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب چہارم

ازواج مطہرات

حضورؐ کی ازواج مطہرات کی مجموعی تعداد کیا تھی؟ مورخین میں کہیں کہیں اختلاف ہے۔ بہر حال اکثر مورخین نے تعداد پندرہ لکھی ہے۔ اس عدد پر چار مشہور مورخوں کا اجماع ہے۔ :-

(۱) ابن جریر طبری (تاریخ الامم والملوک۔ جلد سوئم صفحہ ۱۷۵)

(۲) ابن کثیر (کتاب البدایہ والنہایہ جلد پنجم صفحہ ۲۹۲)

(۳) امام نووی (تہذیب الاسماء۔ جلد اوّل صفحہ ۱۲۶)

(۴) ابن اثیر جزری (کتاب الکامل۔ جلد دوئم صفحہ ۱۲۸)

ان ازواج میں چند کی وفات حضور کی زندگی ہی میں ہو گئی تھی بقیہ آپ کے بعد بھی زندہ رہیں۔ ان میں اکثر بیوائیں تھیں، چند آپ کے ساتھ شادی سے قبل دو دو بار بیوہ ہو چکی تھیں۔ اکثر کے ساتھ زن و شو کا تعلق قائم ہو سکا۔ لیکن چند کے ساتھ یہ تعلق

toobaa-elibrary.blogspot.com

قائم نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ رخصتی سے قبل موت تھی یا طلاق۔ اکثر آزاد خواتین تھیں یعنی وہ اپنی مرضی سے جس سے چاہیں شادی کر سکتی تھیں۔ چند جنگی قیدی تھیں۔ چنانچہ باندی تھیں اگرچہ آزاد کر دی گئی تھیں۔ اگر انہوں نے حضور سے شادی کی تو سراسر اپنی خوشی سے ازواج مطہرات میں ایک باندی تھیں، بطورِ تحفہ آئی تھیں اور حضورؐ نے انہیں آزاد نہیں کیا۔ ہاں جب انہیں اولاد ہو گئی تو شریعت اسلامیہ کے تحت خود بخود آزاد ہو گئیں۔ بعض قبیلۂ قریش سے تھیں بعض عرب کے دوسرے قبیلوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایک کا تعلق عجم سے تھا۔ لازمی طور پہ حضور سے شادی کے موقعہ پہ ان کی عمریں مختلف تھیں، ان کی صلاحیتیں الگ الگ تھیں، ان کی طبیعتیں الگ الگ تھیں۔

پہلی چار ازواج کے بارے میں تمام مورخین متفق ہیں کہ کس سال پیدائش ہوئی، کس سال حضور سے شادی ہوئی اور کس سال انتقال ہوا۔ لیکن آگے چلکر مورخین میں سال دو سال کا کہیں کہیں اختلاف نظر آتا ہے۔ بہر کیف مندرجہ ذیل تاریخوں پہ بیشتر کا اجماع ہے۔:۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱

حضرت خدیجہؓ بنت خویلد، قریش، دو بار بیوہ، سابق شادیوں سے تین یا چار بچے، حضورؐ سے شادی ہوئی ۲۸ سنہ قبل ہجرت، جبکہ وہ چالیس سال کی تھیں اور آپ پچیس سال کے تھے۔ آپ کے ساتھ پچیس سال زندگی گذاری۔ ۳ سنہ قبل ہجرت وصال ہوا۔ مکہ معظمہ میں ہی مدفون ہیں۔

۲

حضرت سودہؓ بنت زمعہ، قریش، بیوہ سابق شادی سے ایک اولاد، حضورؐ سے شادی ہوئی ۳ سنہ قبل ہجرت، یعنی خدیجہؓ کے انتقال کے چند ماہ بعد، اس وقت وہ پچاس سال کی تھیں۔ اور حضورؐ بھی پچاس سال کے تھے۔ آپ کے ساتھ تیرہ سال زندگی گذاری ۱۹ سنہ ھ میں بہتر ۷۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳

حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت حضرت ابوبکرؓ قریش، کنواری حضورؐ سے شادی ۳ سنہ قبل ہجرت ہوئی جبکہ آپ کی عمر چھ سال کی تھی اور حضورؐ کی عمر پچاس سال، رخصتی ۱ سنہ ھ میں ہوئی۔ حضورؐ کے ساتھ گیارہ سال وقت گذارا۔ ۵۸ سنہ ھ میں، ۲۷ رمضان المبارک کو وصال ہوا۔ اس وقت عمر ۶۶ سال تھی۔ مدینہ کی سرزمین پاک میں آخری آرام فرمایا۔

۴

حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ بن خطاب، بیوہ، قریش، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی سے چند ماہ بعد حضورؐ سے ۳ سنہ ھ ہجری میں شادی ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر بائیس ۲۲ سال تھی اور حضورؐ کی پچپن سال۔ حضورؐ کے ساتھ آٹھ سال وقت گذارا۔ ۶۹ سال کی عمر میں ۴۱ سنہ ھ کو قضا کیا۔ مدینہ میں آرام فرما ہیں۔

۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵

حضرت زینبؓ بنت خزیمہ (ام المساکین) قریش، بیوہ، حضورؐ سے ۳ھ میں شادی ہوئی جبکہ آپ تیس۳۰ سال کی تھیں اور حضورؐ پچپن سال کے حضورؐ کے ساتھ صرف تین ماہ گذارنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد انتقال فرمایا۔ سال وفات ۳ھ ہے۔ مدینہ میں مدفون ہیں

۶

حضرت ام سلمہؓ بنت ابو امیہ، قریش، بیوہ، سابق شوہر سے چار اولاد حضورؐ سے شادی ۴ھ میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر ۲۶ چھبیس سال تھی اور حضورؐ کی چھپن۵۶ سال۔ حضورؐ کے ساتھ سات سال رہیں۔ ۶۳ھ میں چوراسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ مدینہ میں دفن ہیں۔

۷

حضرت زینب بنت جحشؓ، قریش، بیوہ۔ ۵ھ میں حضورؐ سے شادی ہوئی اس وقت آپ کی عمر اڑتیس۳۸ سال تھی اور حضورؐ کی ۵۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

چھ سال حضورؐ کی رفاقت میں رہیں ترپن ۵۳ سال کی عمر میں ۲۰ھ میں وصال ہوا۔ مدینہ میں قبر بنی۔

۸

حضرت جویریہؓ بنت حارث، عرب، بیوہ، کیونکہ شوہر دشمنوں کے کیمپ میں تھا۔ جنگی قیدی کی حیثیت سے آئیں اور حضورؐ نے آزاد فرمایا۔ پھر شادی کر لی۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی اور حضورؐ کی ستاون ۵۷۔ حضورؐ کے ساتھ چھ ۶ سال رہیں پینسٹھ ۶۵ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ مدینہ کی خاکِ پاک کو آپ کے مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۹

حضرت ام حبیبہؓ (اصلی نام رملہ) بنت ابوسفیان، قریش، بیوہ (شوہر مرتد ہو گیا تھا) سابق شوہر سے ایک بیٹی۔ ۶ھ میں آپ کی شادی حضورؐ سے ہوئی جبکہ آپ چھتیس ۳۶ سال کی تھیں اور حضورؐ کی عمر اٹھاون ۵۸ تھی۔ حضورؐ کی خدمت کا موقعہ پانچ سال ملا۔ ۴۴ھ میں وصال ہوا جبکہ عمر پچھتر ۷۵ تھی۔ مدینہ میں آرام فرما ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰

حضرت ماریہ قبطیہؓ بنت شمعون، کنواری باندی، جنہیں مصر کے منقوقس (گورنر) نے بطور تحفہ ریاست مدینہ کے سربراہ کو بھیجا تھا۔ آپؐ نے قبول فرمایا اور شادی کرلی۔ یہ واقعہ ۷ھ کا ہے۔ اس وقت حضرت ماریہ کی عمر سترہ ۱۷ سال تھی اور حضورؐ کی عمر اٹھاون ۵۸ سال۔ حضورؐ کی زوجیت میں پانچ سال رہنے کا موقعہ ملا۔ چھبیس ۲۶ سال کی عمر میں ۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ دوسری ازواج کے ساتھ ساتھ مدینہ میں مدفون ہیں۔

۱۱

حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب عرب، پہلے شوہر نے طلاق دیدی۔ دوسرے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ پہلے قوم بنی اسرائیل سے تعلق تھا۔ ۷ھ جمادی الآخرہ میں جنگی قیدی کی حیثیت میں گرفتار ہوکر آئیں اسلام قبول کیا اور حضورؐ نے شادی فرمائی۔ اس وقت حضرت صفیہ کی عمر سترہ سال تھی اور حضورؐ کی اٹھاون سال۔ پانچ سال حضورؐ کی معیت میں گذارے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وفات پائی۔ مدینہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں مدفن بنا۔

۱۲

حضرت میمونہؓ بنت حارث، عرب، بیوہ۔ حضورؐ سے ۷ھ کے ذیقعدہ میں شادی ہوئی۔ جبکہ آپ کی عمر چھتیس سال تھی اور حضورؐ کی عمر انسٹھ ۵۹ سال۔ چار سال حضورؐ کے ساتھ وقت گذارا۔ ۵۱ھ میں انتقال فرمایا جبکہ آپ کی عمر اسی سال تھی۔ مکہ کے آس پاس مدفون ہیں۔

۱۳

حضرت ریحانہؓ بنت عمرو بن حنفہ، عرب، بیوہ، جنگی قیدی کی حیثیت سے آئیں، اسلام قبول کیا اور آزاد کی گئیں۔ ۶ھ میں حضورؐ سے شادی ہوئی۔ ۱۰ھ میں انتقال فرمایا جبکہ حضورؐ بقید حیات تھے۔ مدینہ میں مدفون ہیں۔

جہاں تک بقیہ دو ازواج ـــ حضرت حمیرہ بنت یزید الکلبیہ اور حضرت اسماءؓ بنت لغمان الکندیہ ـــ کا تعلق ہے، مورخین

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ بہرکیف اگرچہ دونوں کا نکاح حضورؐ سے ہو چکا تھا، زن و شو کے تعلقات قائم نہ ہو سکے۔ بعض کتابوں میں ہے کہ رخصتی سے پہلے ہی دونوں کا وصال ہو گیا۔ اور بعض کتابوں میں ہے کہ رخصتی سے پہلے ایک کا وصال ہو گیا اور دوسری کو طلاق ہو گئی۔ کیونکہ وہ مبروص ہو گئی تھیں۔

ہم آگے چلکر تفصیلات پیش کریں گے کہ اسلام کی تبلیغ اور ترقی میں ازواج مطہرات نے کیا کردار ادا کیا ہے اور حضورؐ نے ان کے انتخاب میں کیا مصلحتیں پیش نظر رکھیں۔ یہاں پر اتنا کہنا کافی ہو گا کہ ان کی عقل، ان کی ذہنیت، اور ان کی روح عام سطح سے بالاتر تھی۔ وہ مومنین سابقین میں سے ہیں۔ زمانہ انہیں بدل نہ سکا۔ ہاں، انہوں نے زمانہ کو بدل دیا۔ وہ اور اسلام — من تو شدم تو من شدی —— ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے دنیا، خصوصاً عورت کی دنیا، کو لطف اور کیف سے بھر دیا۔ اسلام کی خاطر انہوں نے بڑی سے بڑی اور طویل سے طویل قربانی سے دریغ نہ کیا۔ ان کے حصہ میں فاقہ ہی فاقہ اور پسینہ ہی پسینہ تھا، تکالیف ہی تکلیف تھی اور محنت ہی محنت، لیکن دنیا کی سب سے بڑی عشرت انہی کے پاس تھی —— عشرتوں کے بغیر زندگی گذارنے کی عشرت۔ ان کے پاس سب سے کاری اسلحہ تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حق کی حمایت میں تبلیغ، تنظیم اور جہاد۔ چنانچہ وہ آقا تھیں۔ ذہن کے تمام سکون کی، کردار کی ساری خوبیوں کی، ضمیر کے سارے اطمینان کی۔ انہیں اعتماد کلی تھا امدادِ غیبی پر۔ فضا میں طوفانِ بلا آتے رہے، لیکن وہ منزل مقصود پر پہنچ کر رہیں۔ اللہ کی رحمتیں ان پر شب و روز مدام رہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پنجم

کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنی شادیاں کرنے کی اجازت تھی؟

بلاشک اہل تنقید پوچھ سکتے ہیں :-

(۱) اگر قرآن پاک نے بیویوں کی بیک وقت زیادہ سے زیادہ تعداد چار مقرر کی ہے ، تو پھر حضور رسالت مآبؐ اس حد سے آگے کیوں بڑھ گئے ؟ —— اور وہ بھی اتنا آگے -!

(۲) کیا بیویوں کی تعداد کے معاملہ میں بھی ایک مسلمان پابند ہے حضورؐ کے نقش قدم پر چلنے کا -؟

اس کے جواب میں ہم مندرجہ ذیل حقائق پیش کرتے ہیں :-

(۱) زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بیویوں کی تعداد پر کوئی حد بندی نہ تھی۔ بعض لوگوں کے پاس بیویوں کی تعداد بہت زیادہ تھی ——

(۲) اس رسم ورواج کی بڑی واضح مخالفت میں پیغمبر اسلامؐ نے جوانی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے پچیس ۲۵ سال ایک اور صرف ایک بیوی، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کے ساتھ گذارے جو آپؐ سے عمر میں پندرہ سال زیادہ تھیں اور پہلے ہی سے چار بچوں کی ماں تھیں، دو دفعہ بیوہ بھی ہو چکی تھیں۔ جب تک وہ زندہ رہیں، حضورؐ نے کوئی دوسری شادی نہ کی۔

(۳) حضرت خدیجہ رضؓ کے انتقال کے بعد آپؐ نے سودہ رضؓ سے شادی کی اور پھر

(۴) اس کے چند ماہ بعد آپؐ نے عائشہ رضؓ سے شادی کی۔

(۵) جنگ احد کے چند ماہ بعد آپؐ نے حفصہ رضؓ سے شادی کی جن کے شوہر خنیس رضؓ بن حذافہ نے جنگِ احد میں شہادت پائی تھی۔

(۶) آپؐ کی چوتھی بیوی زینب رضؓ بنت خذیفہ تھیں جو شادی کے بعد صرف تین ماہ زندہ رہیں۔

(۷) زینب رضؓ بنت خذیفہ کی وفات کے بعد آپؐ نے ۴ھ میں ام سلمہ رضؓ سے شادی کی۔

(۸) اس وقت تک بیویوں کی تعداد کے متعلق وحی قرآنیہ خاموش تھی لیکن ۴ھ میں جبکہ حضورؐ کی شادی ام سلمہ رضؓ سے ہو چکی تھی مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی :۔

"اگر تم ڈرتے ہو کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر سکو گے تو شادی کر لو عورتوں سے اپنی پسند کی دو یا تین یا چار، لیکن اگر تم ڈرتے ہو کہ تم اُن (بیویوں) کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کر سکو گے تب ایک ہی (بیوی) کر لو یا پھر اسے جو تمہارے داہنے ہاتھ کے تحت ہے (لعینی باندی) یہ تمہارے لئے زیادہ موزوں ہوگا تمہیں ناانصافی سے بچانے کے لئے۔" (سورہ لنساء/۳)

اس آیت سے بیویوں کی انتہائی تعداد چار مقرر ہوگئی۔ اس کا اثر حضورؐ پہ نہیں پڑا کیونکہ آپ کے پاس اس وقت چار بیویاں تھیں۔ سودہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، اور اُم سلمہؓ

(۹) لیکن تقریباً ایک سال کے بعد مندرجہ ذیل آیت کا نزول ہوا جس کا خطاب سراسر حضورؐ کی طرف ہے۔:-

"ہاں تم نے ایک ایسے شخص سے جسے اللہ کی نعمت اور تمہاری مہربانی مل چکی تھی کہا تھا کہ قائم رکھو اپنی بیوی کو (رشتہ نکاح میں) اور اللہ سے ڈرو۔ لیکن تم نے اپنے دل میں چھپایا وہ راز جو اللہ اب ظاہر کرنے والا ہی تھا۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ حق ہے تم اللہ ہی سے ڈرو۔ اور جب زید اپنا کام اس سے پورا کر چکا (لعینی طلاق ہو گئی) ضروری شرائط

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے ساتھ، تو ہم نے اسے تمہارے نکاح میں دیدیا تاکہ (آئندہ) ایمان والوں کو کوئی مشکل نہ رہے شادی کرنے میں بیویوں سے اپنے منہ بولے بیٹوں کی، جبکہ انہوں نے ان کے ساتھ یہ رشتہ توڑ دیا ہے ضروری شرائط کے ساتھ اور حکم الٰہی کی تعمیل لازمی ہے۔" (احزاب/۳۷)

اس آیت میں "ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) اسے تمہارے نکاح میں دیدیا" حسب ذیل معنی رکھتا ہے :-

ا - حضورؐ کے لئے اور صرف حضورؐ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہ نفس نفیس چار بیویوں کی شرط اٹھالی۔ اس آیت کے نزول کے وقت آپ کے پاس چار بیویاں پہلے ہی سے موجود تھیں۔ اور اب اس آیت کا رخ پانچویں بیوی ——— حضرت زینب رضؓ بنت جحش کی طرف تھا۔

ب - چونکہ یہ شرط صرف حضورؐ کے لئے اٹھالی گئی تھی، اسلئے یہ پابندی امت مسلمہ پہ لگی رہ گئی۔

ج - چونکہ حضورؐ کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے آسمان پہ کر دیا تھا (آیت میں الفاظ ہیں) "تمہارے نکاح میں دیدیا"۔ یعنی نکاح ہو چکا۔ اس لئے زمین پر رسم نکاح کی ضرورت نہیں تھی۔ اور آپؐ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلا اجازت حضرت زینبؓ کے گھر داخل ہو گئے۔

مولانا سعید انصاری اپنی مشہور تصنیف "سیر الصحابیات" میں فرماتے ہیں :۔

آنحضرتؐ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم زینبؓ کے پاس میرا پیغام لے کر جاؤ۔ زیدؓ ان کے گھر آئے، وہ آٹا گوندھنے میں تھیں۔ چاہا ان کی طرف دیکھیں پھر کچھ سوچ کر منہ پھیر لیا اور کہا۔ "زینب! رسول اللہ کا پیغام لایا ہوں۔" جواب ملا "میں بلا استخارہ کئے بغیر کوئی رائے نہیں قائم کر سکتی۔" یہ کہا اور مصلے پر کھڑی ہو گئیں۔ ادھر رسول اللہ پر وحی آئی۔ (احزاب / ۳۷) اور نکاح ہو گیا۔ آنحضرتؐ حضرت زینبؓ کے مکان پر تشریف لائے اور بلا استیذان اندر چلے گئے۔ دن چڑھے دعوت ولیمہ ہوئی۔ اس میں روٹی سالن اور مالیدہ تھا۔ تین سو آدمی شریک ہوئے۔"

مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری مسلم شریف اور نسائی شریف کے حوالے سے لکھتے ہیں :۔

جب زیدؓ نے طلاق دیدی اور عدت گذر گئی (جیسا کہ مسلم شریف میں بروایت انسؓ ہے) تو رسول اللہ نے زیدؓ ہی سے (جو زینب کو طلاق دے چکے تھے) فرمایا۔ "میں تم سے زائد کسی کو ثقہ نہیں پاتا ہوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جاؤ زینب کو میرے نکاح کا پیغام دے دو۔" زیدؓ کہتے ہیں جب میں آیا تو زینب آٹا گوندھ رہی تھیں۔ میری نگاہ ان پر پڑی مگر نگاہ کا انداز بدل چکا تھا۔ اب وہ میری نگاہ میں ایک باعظمت اور پُروقار خاتون تھیں، کیونکہ رسول اللہ ؐ نے ان کو پیغام بھیجا تھا۔ میں نے پیٹھ موڑ لی اور پلیٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اسی طرح ان سے مخاطب ہو کر رسول اللہ کا پیغام ان تک پہنچایا۔ وہ کہنے لگیں کہ میں اپنے رب سے مشورہ (استخارہ) کیے بغیر کچھ نہیں کر سکتی ہوں۔ اور پھر وہ فوراً ہی مصلّٰی بچھا کر نماز کو کھڑی ہو گئیں۔ ادھر رسول اکرم پر یہ آیت نازل ہو گئی جس میں بتایا گیا ہے۔ "ہم نے آپؐ کا نکاح زینب سے کر دیا۔" اس لیئے رسول اکرم زینب سے اجازت لیئے بغیر اور مہر مقرر کئے بغیر ان کے پاس آ گئے۔ حضرت زینب رسولِ اکرم کی دیگر ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں۔ "تمہاری شادیاں تمہارے والدین نے کیں اور میری شادی اللہ نے کی۔"

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب تفہیم القرآن میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"یہ الفاظ (ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا) اس باب میں صریح ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح خود اپنی خواہش کی بناء پر نہیں کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بنا پر کیا تھا۔ یہ آیت اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام نبیؐ سے ایک ایسی ضرورت اور مصلحت کی خاطر کرایا تھا جو اس تدبیر کے سوا کسی دوسرے ذریعہ سے پوری نہ ہو سکتی تھی۔ عرب میں منہ بولے رشتوں کے بارے میں جو غلط رسوم رائج ہو گئی تھیں ان کے توڑنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہ تھی کہ اللہ کا رسولؐ خود آگے بڑھ کر ان کو توڑ ڈالے لہٰذا یہ نکاح اللہ تعالیٰ نے محض نبی کے گھر میں ایک بیوی کا اضافہ کرنے کی خاطر نہیں بلکہ ایک اہم ضرورت کی خاطر کروایا۔ اس آیت سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے تو اس طرح کا نکاح محض مباح ہے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ایک فرض تھا جو اللہ نے آپ پر عائد کیا تھا۔"

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی اردو تفسیر قرآن مجید میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں :۔

"صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ جب عدت ختم ہو گئی تو رسول اللہ نے اپنے نکاح کا پیغام بھی حضرت زیدؓ ہی کی معرفت بھیجا۔ ضیافتِ ولیمہ بڑے پیمانے پر ہوئی حضرت انسؓ ہی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کسی بیوی صاحبہ کا ولیمہ اس پیمانہ پہ اور اتنا اچھا نہیں کیا۔
"ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا" کے روشن ترین اعلان نکاح
کے بعد حقیقتہً کسی ظاہری عقد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی۔
لیکن اس کے باوجود اس عالمِ ظاہری میں بھی نکاح ہوا۔ یہ نکاح
خود حضرت زینبؓ کے بھائی ابو احمد بن جحشؓ نے پڑھایا اور رسول
اللہ صلعم نے مہر چار سو درہم کا رکھا"۔

بہرکیف یہ نکاح اللہ تعالیٰ نے خود کیا اور آیت کے الفاظ بہت
زیادہ واضح ہیں۔ کوئی گنجائش بحث کی نہیں۔

اسی سورۂ احزاب کی آیت ۳۸ میں ہے :۔

"پیغمبر کے لئے اس کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونا چاہیئے
جسے اللہ نے اس پر فرض کر دیا ہے۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچویں شادی آپؐ کے لئے بدرجہ
فرض تھی۔ اسی سورہ کی آیت ۴۰ کہتی ہے :۔

"محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ
کے رسول ہیں۔ اور نبیوں میں آخری ہیں۔ اور اللہ ہر بات
کا علم رکھتا ہے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ ان کے منہ بولے بیٹے زیدؓ کی وہ حیثیت نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے جو ایک حقیقی بیٹے کی ہوتی ہے۔ اسی سورہ کی آیت پچاس میں ہے "یہ صرف تمہارے لئے ہے، عام مومنین کے لئے نہیں ہے۔"

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ زیادہ سے زیادہ چار بیویوں کی شرط صرف حضورؐ کے لئے اٹھائی گئی ہے۔ عام مومنین کے لئے نہیں

اس کے بعد حضورؐ نے مزید شادیاں کرنی شروع کر دیں ۷ھ میں جب آپ پندرہ شادیاں کر چکے تھے، حسب ذیل آیت نازل ہوئی:-

"اب اس کے بعد مزید عورتوں سے (شادی کرنا) تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔ نہ ان کو بدل کر دوسری بیویاں کرنا، خواہ ان کا حسن تمہیں پسند آئے۔ البتہ وہ جو تمہارے داہنے ہاتھ کے تحت ہے (یعنی باندی اور جنگی قیدی)۔ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔" (احزاب / ۵۲)

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کی شادیاں —— کیوں کس سے اور کتنی —— عرش اعلیٰ سے کنٹرول ہوتی تھیں۔ مندرجہ بالا وحی کے نزول کے بعد حضورؐ نے پھر کوئی شادی نہ کی۔

اگر آپ وحی الٰہی سے ہٹ کر اپنی شادیاں کرتے تو ۸ ہجری میں فتح مکہ بہترین موقعہ پیش کر رہا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ششم

سیرت

پیغمبرِ اسلام کی زندگی ایک سوانح عمری نہیں ہے خواہ کتنی ہی شاندار ہو، ایک تاریخ نہیں ہے خواہ کتنی ہی حیرت انگیز ہو۔ یہ وہ زندگی ہے جو اپنی ذات کے لئے نہ تھی، اپنی جماعت کے لیئے نہ تھی، اپنی قوم کے لئے نہ تھی، یہ وہ زندگی ہے جو نہ اپنی پسند کے لیئے تھی نہ اپنی ناپسند کے لیئے۔ نہ اپنی پالیسی کے لئے نہ اپنے پروگرام کے لیئے۔ اس زندگی کی تعمیرِ تشکیل میں کوئی دخل نہیں ہے حالاتِ زمانہ کا، وقت کا، مقام کا، رسم و رواج کا، فیشن کا، اقتصادیات کا، تاریخی یا معاشرتی یا سیاسی عوامل کا، یا اتفاقات کا، خوش قسمتی کا۔ درحقیقت یہ زندگی نہیں ہے یہ سیرت ہے۔

جو ہادی تاریخ کی تمام روشنی میں، صفحۂ ہستی میں پہلی بار اور آخری بار یہ واحد شخصیت ہے، جو بولتی ضرور ہے لیکن اپنے الفاظ کا انتخاب خود نہیں کرتی۔ جو حرکتیں کرتی ہے لیکن اپنے مقصد کو دخل نہیں دیتی۔ اس کے الفاظ اور اس کے اعمال نہ اس کے ہیں نہ اس کے لئے ہیں۔ وہ تو اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رب العالمین کی طرف سے ہیں۔

ایک ہی مقصد تھا اور ایک ہی محور تھا ہر اس لفظ کا جو آپؐ کی زبان سے نکلا، ہر اس عمل کا جو آپؐ کے اعضائے سے صادر ہوا — ہر شعبہ میں ہر سطح پر قرآن پاک کے اوامر و نواہی کو عملی اور مثالی طور پر پیش کرنا۔ اور آپؐ نے بہترین کارکردگی پیش کی ہے معیار میں بھی اور مقدار میں بھی۔ اور آپؐ کی مثال واجب تقلید ہے ہر زمین و ہر زمان کے لیئے۔ یہی وہ شئے ہے جو اس زندگی کو سیرت بناتی ہے۔ آپؐ کے ہر قدم پر وحی الٰہی کی رہنمائی ہے اور نگرانی ہے۔ یہی وہ شئے ہے جو اس زندگی کو سیرت کا درجہ بخشتی ہے۔

قرآن پاک کے بتائے ہوئے نقشہ پر مثالی اور معیاری شخصیت بن کر دکھانا ازل سے ابد تک سب سے مشکل کام تھا کیونکہ یہ تقاضا کرتا ہے سب سے اعلیٰ معیار کا۔ اخلاقی اور عقلی سطح پر۔ ہر میدانِ تگ ودو میں۔ شہری یا فوجی، انفرادی یا بین الاقوامی۔ پیغمبرِ اسلام نے اپنے مطلب کا کوئی ترکہ نہ پایا نہ جاہلیت کے سماج سے یا رواج سے نہ شہریت سے یا عسکریت سے نہ اقتصادیات سے یا سیاسیات سے۔ انہیں ہر نقش کہن کو مٹا کر نئی بنیاد ڈالنی پڑی، نئے ڈیزائن، نئے پلان کے تحت۔ اور گہری بنیاد ڈالنی پڑی تاکہ جب یہ تعمیر اٹھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو مضبوط اُٹھے اور عالیشان اُٹھے۔

اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ اسلام کا پہلا دن ایک عورت اور تین مرد سے شروع ہوتا ہے۔ اور جب ۲۳ سال کے بعد حضورؐ رسالت مآب کی آنکھیں بند ہوئیں تو اسلام دنیا کا سب سے مضبوط اور مربوط ادارہ تھا۔ یہ سب سے اعلیٰ تنظیم تھی۔ یہ سب سے بڑی تحریک تھی۔ تعمیر میں اس نے سب سے کم وقت لیا۔ لیکن دلوں سے لیکر ملکوں کی تسخیر میں اس کا کوئی مدمقابل نہ ٹھہرا، ایسی مثال اب رہتی دنیا پیش نہ کر سکے گی۔ اور ایسا پیغام اب کوئی پیش نہ کر سکے گا کہ اللہ ایک ہے، حضورؐ سب سے آخری پیغمبر ہیں اور ایک انسان دوسرے انسان کا بھائی ہے۔

اللہ کی کتاب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سیرت کو ضرورت پڑی آیات کی تفسیر پیش کرنے کی، اصولوں کی تفصیلات مرتب کرنے کی، انفرادی اور اجتماعی پیمانہ پر عملی مثال قائم کرنے کی —— اس وقت تک کے لئے کہ دنیا اور انسان کا رشتہ قائم ہے۔ ان تمام دنیاؤں کے لئے جہاں انسان کا قدم پہنچ سکے بلاتفریق رنگ، جماعت، ملک، زبان۔

کم سے کم وقت میں سیرت نے اعلیٰ سے اعلیٰ نتیجہ کر دکھایا۔ ماضی،

toobaa-elibrary.blogspot.com

حال، مستقبل، سب کی سب خرابیوں کی یہ واحد داروئے شفا ثابت ہوئی۔ یہ واحد حل ہے ہر مسئلہ کا خواہ اس کا تعلق اخلاقیات سے ہو یا اقتصادیات سے، روحانیات سے ہو یا مادیات سے، فرد سے ہو یا جماعت سے یہ واحد حل ہے ہر مسئلہ کا خواہ وہ کتنا ہی پیچیدہ ہو، کتنا ہی پرانا ہو، کتنا ہی گہرا ہو، کتنا ہی بڑا ہو، جہاں کہیں ہو، جب کبھی ہو۔ مومن کے لیئے حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پہ چلنا نہ صرف لازم ہے بلکہ واحد راستہ ہے جنت کا، اللہ کی خوشنودی کا، اس کی رحمتوں کا یہاں بھی اور وہاں بھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ہفتم

آپ کی گھریلو زندگی

پیغمبرِ اسلام کی زندگی دو الگ خانوں میں تقسیم نہ تھی۔ پرائیویٹ اور پبلک۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی پرائیویٹ لائف زیادہ پبلک تھی دوسروں کی پبلک لائف سے۔

نبوت سے پہلے کبھی ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جسے خلافِ شریعت کہا جاسکے۔ لیکن نبوت کے تیئیس ۲۳ سال کے ہر تین سو پینسٹھ دن اور ہر دن کے چوبیس گھنٹے اسلام اور صرف اسلام کے لئے وقف تھے۔ وہ ہر لمحہ ڈیوٹی پر تھے۔ ان کا ایک ہی مقصدِ حیات تھا —— اسلام کو عملی نمونہ کے قالب میں پیش کرنا تاکہ رہتی دنیا تک انسان کی رہنمائی ہوسکے۔ خواہ وہ کچھ کررہا ہو، کسی ملک میں ہو، کسی زمانے میں ہو۔

اگر کسی کی اندرونی شخصیت کو دیکھنا ہے تو اس کی پرائیویٹ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لائف کو دیکھو جہاں وہ اپنے فطری رنگ میں پایا جاتا ہے۔ بلا رنگ و روغن۔

کاشانۂ نبی کیا تھا؟ ایک کھلی کتاب۔ جس کا جب جی چاہے اور جہاں سے جی چاہے دیکھ لے۔ اپنی ازواج مطہرات کے ذریعہ وہ دنیا والوں کو براڈ کاسٹ کرتے تھے کہ آؤ دیکھو کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے، اور کیسے ہو رہا ہے —— اور کیا نہیں ہو رہا ہے۔؟

—— انہوں نے بتایا کہ جس لائحہ عمل کو وہ دنیا کے سامنے لاتے شدومد سے پبلش کرتے تھے اس پہ گھر کی چار دیواری کے اندر وہ خود کتنا عمل کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر عمل کی ابتدا ان کی ذات سے اور ان کے گھر سے ہوتی تھی۔ انصاف، ایمانداری، محبت، قناعت، قربانی، خلوص، عزت، نیکی، عصمت شعاری، —— جن عظیم الشان اصولوں کے ماننے کا تقاضا وہ دوسروں سے کرتے تھے ان پر سب سے پہلے وہ خود اور ان کے گھر والے عمل کرتے تھے۔ یہ ازواج مطہرات ہی تھیں جنہوں نے ان کی پرائیویٹ لائف کو پبلک لائف کی طرح کھول کھول کر دنیا والوں کے سامنے پبلش کیا تھا۔ جنہوں نے ہر خاص و عام کو علی الاعلان دعوت دی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ آؤ۔ اس پرائیویٹ لائف کی ہر طرح جانچ پڑتال کرو۔ اور اس میں اگر کہیں کوئی کمزوری ہے تو اس کی نشان دہی کرو۔ اور اگر کوئی کمزوری نہیں ہے اور ہرگز ایسا نہیں ہے تو پھر اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرو۔

دس بیویاں ایک وقت میں، ایک چھت کے نیچے۔ سب کا الگ الگ شوق و ذوق۔ حضورؐ سے شادی کے وقت عمر دل کا تفاوت چھ سے پچاس تک۔ معیار و مقدار میں علم اور علم کی روشنی سب کے پاس الگ الگ۔ خاندانی، سماجی اور سیاسی پس منظر سب کا جدا جدا۔ اگر کوئی راز رہتا تو اس ماحول میں افشا ہو چکا ہوتا۔ لیکن کوئی راز تھا ہی کہاں؟ پیغمبر اسلام کے اس دار فانی سے گذر جانے کے قرنوں بعد بھی کسی راز کا پتہ نہ چلا ازواج مطہرات سمیت کسی نے کبھی نہیں بتایا کہ کسی موقعہ پر تصویر یہ کا کوئی اور رُخ بھی تھا۔

دس بیویاں ایک ہی وقت میں ایک ہی چھت کے نیچے، ایک ہی احاطہ میں۔ ان میں سے چند ضرورت مند اور معاشی بدحال، چند سابق جنگی قیدی، چند خاندان اور مرتبہ میں اعلیٰ ترین کنبوں سے متعلق۔ چند کی صورتیں معمولی اور چند بہت حسین۔ چند لاولد۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور چند کے پاس پہلے شوہروں سے اولادیں۔ یہ تھا کا شانۂ رسولؐ اگر ازواجِ مطہرات تعداد میں کم ہوتیں یا ان میں باہمی اشتراک نہ ہوتا تو کسی نہ کسی مخالف اسلام کو یہ شگوفہ چھوڑنے کا موقع ملتا کہ تاریک پہلو پیش کرنے سے ان کو روک دیا گیا تھا۔ مگر ازواجِ مطہراتؓ کی اتنی بڑی تعداد کو کس طرح روک دیا جا سکتا تھا۔ خصوصاً جبکہ ان میں سے بعض نے بیوگی میں بیسیوں سال گذارے۔

حقیقت یہ ہے کہ ازواج کی کمتر تعداد ہرگز کافی نہ ہوتی اسلام کے اتنے احکام اور اتنی تفصیلات کے ساتھ دنیا والوں تک پہنچانے کے لئے۔ یاد رہے کہ پیغمبر اسلام نے زور دیکر اپنی تمام ازواج کو حکم دے رکھا تھا کہ گفتگو سے لیکر عمل تک جو کچھ گھر کے اندر ہوتا ہے اسے باہر پھیلا دو۔ اور اس ڈیوٹی کو انہوں نے ساری طاقت اور مشقت سے انجام دیا ہے۔

یہ دینِ اسلام ہی ہے کہ اس شعبۂ حیات میں بھی رہنمائی پیش کرتا ہے جسے پرائیویٹ کہا جاتا ہے۔ دوسرے انسانوں کے لیے خواہ وہ روحانی پیشوا ہوں یا مادی اپنی پرائیویٹ زندگی کو ظاہر کرنا ضروری نہیں۔ لیکن سرورِ کونین رحمتِ عالم کے لئے یہ ضروری تھا کیونکہ ان کے سامنے ایک ہی مقصد تھا۔ اسلام کے ہر شعبۂ حیات کو عملی طور پر کرکے دکھانا خواہ وہ اندرونِ خانہ ہو یا بیرونِ خانہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب ہشتم

کیا آپ کی شادیاں جنس اور محبت کے لئے تھیں؟

کیا آپؐ نے جنس کے لئے شادیاں کیں؟

فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں چند حقیقتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے :-

(۱) دشمنانِ اسلام تک یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بچپن، جوانی، ضعیفی ہر دور میں، ہر عمر میں، حضورؐ کا چال چلن بے نظیر حد تک پاک اور صاف رہا ہے۔

(۲) پیغمبرِ اسلام اس خاندان کے فرد تھے جو عرب میں سب سے دولت مند اور سب سے اعلیٰ تھا۔ اور اس خاندان کا تعلق اس قبیلۂ قریش سے تھا جو تمام عرب میں سب سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دولت مند اور سب سے اعلیٰ مانا جاتا تھا۔ دورِ جاہلیت میں شادی کرنے کے لیئے اس سے بہتر صفات اور کیا ہو سکتی تھیں؟ حضورؐ جس سے اور جتنی سے چاہتے شادی فرما سکتے تھے۔

(۳) آپ کی صحت ہمیشہ اعلیٰ ترین رہی اور آپ مردانہ حسن و جمال میں بھی یکتا تھے۔

(۴) دورِ جاہلیت میں کوئی پابندی بیویوں کی تعداد پہ نہ تھی آپؐ جس سے چاہتے اور جس جس سے چاہتے شادی کر سکتے تھے۔

(۵) قبیلہ قریش نے آپؐ کو پیش کش کر دی تھی کہ جس سے چاہیں شادی کریں بشرطیکہ آپؐ بتوں کے خلاف تبلیغ بند کر دیں۔

لیکن ہوا کیا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ :-

(۱) آپؐ نے رشوت اور لالچ کی ہر پیشکش ٹھکرا دی۔

(۲) ساری زندگی آپؐ نے دامنِ عصمت پر کوئی داغ نہ آنے دیا۔

(۳) ان دنوں بھی جبکہ آپ کی جوانی انتہائی بلوغ پر تھی آپؐ دنوں، ہفتوں اور مہینوں غارِ حرا کے اندر عبادتِ الٰہی میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

غرق رہا کرتے تھے ـــــــ دنیا کی تمام کشش اور ہنگامہ سے دور

(۴) اور نہ جب آپؐ نے پہلی شادی کی تو شادی کی تحریک فریق ثانی کی طرف سے آئی تھی۔

(۵) اور جب آپؐ نے پہلی شادی کی تو حضرت خدیجہؓ کی عمر آپ سے پندرہ سال زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ وہ دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں اور ان کے بچے بھی تھے۔

(۶) ۲۵ سال کی عمر سے ۵۰ سال کی عمر تک جو زندگی کا سب سے ہیجان انگیز زمانہ ہوتا ہے آپؐ نے ایک ہی بیوی کے ساتھ انتہائی محبت اور خدمت کے ساتھ گذارا۔ سوائے حضرت ابراہیم کے آپؐ کی ساری اولادیں حضرت خدیجہؓ سے ہی ہوئی ہیں۔ ان کی حیات میں آپؐ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی

(۷) اس کے بعد آپؐ نے حضرت سودہؓ سے شادی کی جو پچاس سال کی بیوہ تھیں اور جن کے پاس نہ خاص صحت تھی نہ دولت نہ حسن

(۸) اس کے بعد آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے شادی کی جو اس وقت چھ سال کی تھیں۔

(۹) پھر آپؐ نے حضرت حفصہؓ سے شادی کی جو ایک بیوہ تھیں اور حسن یا دولت میں ممتاز نہ تھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۰) پھر آپ نے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے شادی کی۔ وہ بھی بیوہ تھیں۔ اس کے علاوہ نہ حسن میں ممتاز تھیں نہ دولت میں۔ اور وہ شادی کے تین ماہ بعد ہی وفات پا گئیں۔

ان حالات و واقعات کے تحت کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ کہ حضورؐ جنسی خواہشات کے لئے شادیاں کرتے تھے۔

اس کے علاوہ آپؐ نے خود فرمایا ہے :-

"مجھے عورتوں کی کوئی حاجت نہیں۔" (دارمی بروایت سہیل بن سعدؓ)

کیا آپؐ نے محبت کے لئے شادیاں کیں ؟

شادی سے قبل آپؐ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا سوائے عائشہؓ اور زینبؓ بنت جحش کے بہت سی ازواجِ مطہرات بیوہ تھیں، چند بچوں والی تھیں، چند ضعیف تھیں، کمزور تھیں اور صورت شکل میں ہرگز ممتاز نہ تھیں۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ آپؐ نے شادیاں رومانی جذبات کی خاطر کی ہیں ؟

جہاں تک حضرت عائشہؓ کا تعلق ہے شادی کے وقت وہ صرف چھ سال کی تھیں اگرچہ رخصتی تین سال بعد ہوئی اس قدر کم سن لڑکی سے محبت کی خاطر شادی کس طرح ممکن ہے ؟ بہر حال یہ سوال اپنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

جگہ قائم ہے کہ پھر آپؐ نے عائشہؓ سے شادی کیوں کی ؟

ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے پیغمبرانہ بصیرت سے دیکھ لیا ہوگا کہ تبلیغ اسلام کے لیئے عائشہؓ کی فطری صلاحیتیں کتنی زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔ آپؐ نے ضرور اندازہ کر لیا ہوگا کہ اگر ان کی شادی کسی اور سے ہو جائے تو ان کی صلاحیتیں اسلام کے لیئے زیادہ استعمال نہ ہو سکیں گی۔ اور ان کی صلاحیتوں کی بہترین تربیت کے لئے آپؐ کی سرپرستی عین مناسب ہے۔

وقت نے ثابت کر دیا کہ آپؐ کا اندازہ کتنا صحیح تھا۔ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ سب سے لائق فائق، عالمہ فاضلہ بلکہ اعلیٰ ترین محدث اور مجتہد ثابت ہوئیں۔ پھر ان کی مثال دنیا نے پیش نہ کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ جیسے ممتاز صحابہ ان کی فضیلت علمی اور بصیرت اجتہادی کے معترف تھے اور مشکل مسائل میں ان کی رائے دریافت کرتے تھے۔ مورخ اور مقرر کی حیثیت سے وہ اب تک ایک روشن مینار ہیں۔ انہوں نے جنگِ احد میں حصہ لیا اور اور جنگِ جمل میں فوج کی قیادت کی۔ احادیث کی سب سے زیادہ تعداد انہوں نے ہی چھوڑی ہے۔

جہاں تک حضرت زینبؓ بنت جحش کا تعلق ہے، وہ آپ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی حقیقی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ حضورؐ نے یقیناً انہیں ہزاروں ہزار دفعہ دیکھا ہو گا۔ اگر وہ خود ان سے شادی کرنا چاہتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ان کا نکاح اپنے غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارثہ سے کر دیتے۔ حضرت زینب اور ان کے سارے رشتہ دار اس نسبت سے خوش نہیں تھے۔ انہیں بہرحال سر تسلیم خم کرنا پڑا جبکہ حسب ذیل آیت نازل ہوئی:-

"یہ موزوں نہیں ہے ایک مومن یا ایک مومنہ کے لئے کہ جب کسی معاملہ کا فیصلہ اللہ اور رسولؐ نے کر دیا ہو تو وہ ان کے حکم میں اپنا دخل دیں۔ اگر کوئی شخص اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کرتا ہے تو کھلم کھلا غلط راستہ پر ہے۔" (احزاب / ۳۶)

ایک سال کے بعد زید نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ پھر بھی حضورؐ نے اخیر وقت تک زید کو ترغیب دینے کے لئے بہتیری کوشش کی کہ وہ اس رشتہ کو قائم رکھیں۔ قرآن پاک خود شاہد ہے:-

"ہاں! تم نے ضرور کہا تھا اس شخص کو جس نے پائی تھی اللہ کی رحمت اور تمہاری عنایت (یعنی زید کو) کہ اپنی بیوی سے رشتہ قائم رکھو......" (احزاب / ۳۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کے علاوہ حضرت زینبؓ سے حضورؐ کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے کر دیا تھا۔ (احزاب/ ۳۷) پھر کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرتؐ جناب زینبؓ کے متعلق رومانوی خیال رکھتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

پیغمبر اسلام تمام انسانوں سے محبت کرتے تھے خصوصاً ایمان والوں سے یعنی اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) سے، جو شب و روز ان کی صحبت میں رہتے تھے اور جنہوں نے اسلام کی خدمت میں تن من دھن ایک کر دیا تھا۔ لیکن جہاں تک شادی سے پہلے اس محبت کا تعلق ہے جو ان دنوں یورپ اور امریکہ میں وبائے عام ہے، حضور اس کے ادنیٰ تصور سے بھی ہزاروں فرسنگ دُور تھے۔

اپنی تمام زندگی میں خاندان کے اندر محرم رشتہ والیوں کے علاوہ آپؐ نے کسی بالغ عورت سے ملاقات نہ کی۔ آپ حیا اور شرم کے پتلے تھے۔ ہر عورت کے پردہ کے سب سے بڑے محافظ آپؐ خود تھے۔ آپؐ کو ساری دنیا کے لئے نمونہ بننا تھا پھر آپؐ ایسا کیوں کرتے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب نہم

کیا آپ نے اقتدار، دولت یا اولاد نرینہ کی خاطر شادیاں کیں؟

کیا آپؐ نے اقتدار کے لئے شادی کی؟

یہ سوال شہر مدینہ کے متعلق نہیں اٹھایا جا سکتا جہاں حضورؐ نے بیشتر شادیاں کی ہیں۔ وہاں آپ خود سربراہ مملکت تھے۔ جہاں تک شہر مکہ کا تعلق ہے قبیلہ قریش نے آپؐ کو بار بار اقتدار کے اعلیٰ ترین مسند کی پیشکش کی بشرطیکہ آپؐ بتوں کے خلاف تبلیغ نہ کریں۔

اگر آپ کو سیاسی اقتدار کی ہوس ہوتی تو آپ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔ کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا کہ آپ مکہ میں شادیوں کے ذریعہ سیاسی اقتدار حاصل

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

مکہ میں آپؐ نے تین شادیاں کی ہیں —— خدیجہؓ، سودہؓ اور عائشہؓ سے۔ بیشک حضرت خدیجہؓ اپنے ساتھ دولت بھی لائی تھیں اور سماجی سربلندی بھی۔ لیکن ان کی وفات کے بعد آپؐ نے حضرت سودہؓ سے شادی کی جن کے پاس کوئی دولت نہ تھی۔ اور جو قبیلہ قریش کی ایک فرد ہونے کے باوجود کوئی خاص اثر نہیں رکھتی تھیں بلکہ حلقہ اسلام میں آجانے سے اپنا رہا سہا اثر بھی کھو بیٹھی تھیں۔ جہاں تک حضرت عائشہؓ کا سوال ہے ان کے والدین اسلام کے حلقہ بگوش تھے ہی۔

کیا آپؐ نے دولت کے لئے شادی کی؟

حضرت خدیجہؓ کے سوا ازواجِ مطہرات میں کوئی بھی دولتمند نہ تھیں۔ لیکن کیا خدیجہؓ کی دولت اُن پر یا آپؐ پر خرچ ہوئی؟ نہیں سب کی سب رقم تبلیغ اسلام پر خرچ ہوئی۔ شادی کے دو سال کے اندر ہی ساری دولت ختم ہو چکی تھی۔ بقیہ زمانہ زن و شوہر نے نہایت عسرت میں گذارا۔

یہ وہ دن تھے جبکہ مکہ میں آپؐ کو اہل قریش کی طرف سے بڑی سے بڑی دولت پیش کی جا رہی تھی اس شرط پر کہ آپ بتوں کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخالفت نہ کریں۔ اگر حضورؐ کو دولت سے دلچسپی ہوتی تو اس قیمت پر بڑی سے بڑی رقم حاضر تھی۔

بہت سی ازواج مطہرات وہ تھیں جن سے آپؐ نے —— دیگر مصلحتوں کے سوا —— اس لئے شادی کی تھی کہ وہ بہت پریشان حال تھیں اور آپؐ ان کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ اور وہ کسی دوسری صورت سے مدد لینے کو تیار نہ تھیں۔ ان میں سودہؓ، زینبؓ بنت حزیمہ، حفصہؓ، ام سلمہؓ، ام حبیبہؓ اور میمونہؓ شامل ہیں ——

تین ازواج مطہرات وہ تھیں جو جنگی قیدی اور باندی ہو کر آئی تھیں، جن کا فدیہ حضورؐ نے ادا کیا ——یعنی جویریہؓ، صفیہؓ اور ریحانہؓ۔ اسی طرح ماریہؓ قبطیہ کے پاس بھی کوئی دولت نہ تھی وہ باندی تھیں جنہیں مقوقسِ مصر نے سربراہِ مدینہ کو تحفہ بھیجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عائشہؓ بنت ابوبکرؓ اپنے ساتھ کچھ جہیز لیکر آئی تھیں۔ وہ اس باپ کی بیٹی تھیں جو اپنی دولت کا تنکا تنکا راہ مولیٰ میں لٹا دیا کرتا تھا۔ پھر وہ کتنا جہیز لیکر آئی ہوں گی۔ کہا جاتا ہے کہ صفیہؓ نے جن کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی اپنے پیچھے ایک لاکھ درہم نقد و جائداد کی صورت میں چھوڑا تھا۔ لیکن یہ دولت انہوں نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

زمانہ ہوگی میں اپنی محنت سے حاصل کی تھی۔

کیا آپ نے اولاد نرینہ کے لئے شادی کی ؟

حضرت خدیجہؓ سے آپؐ کی چھ اولادیں تھیں :-

(۱) قاسمؓ ، (۲) زینبؓ (۳) عبداللہؓ (۴) رقیہؓ (۵) ام کلثومؓ (۶) فاطمۃ الزہراؓ۔ حضرت ماریہ سے آپؐ کی ایک اولاد تھی :- ابراہیمؓ - اگرچہ چاروں صاحبزادیاں بلوغت کو پہنچیں لیکن تینوں صاحبزادوں کا انتقال شیر خوارگی ہی میں ہوگیا

ضرور کوئی سر پھرا اٹھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ تینوں صاحبزادوں کے انتقال کے بعد حضورؐ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہوگی اور وہ اس لئے شادی پہ شادی کر رہے تھے۔ لیکن یہ اعتراض سر نہیں اٹھا سکتا جب ہم دیکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات میں چند زیادہ عمر کی تھیں اور ممکن ہے چند بانجھ ہوں کیونکہ نہ انہیں پہلے شوہر سے اولاد ہوئی نہ آپ سے۔

اور پھر پیغمبر اسلام کو اولاد نرینہ کی ضرورت کیا ہو سکتی تھی سورۂ کوثر نے تو صاف صاف کہہ ہی دیا تھا کہ بیشتر کفار کے بیٹے اسلام کے حلقہ میں آجائیں گے اور اسلام کا جھنڈا بلند کریں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب دہم

ازواج مطہرات اور تبلیغ اسلام

پیغمبر اسلام کا ہر کام ایک ہی مقصد رکھتا تھا ـــــ اسلام کی تبلیغ اور ترقی۔ آپ کی ازواج صرف شریکۂ حیات نہ تھیں بلکہ شریکۂ مقصد حیات بھی تھیں۔ اسلام کیا ہے؟ اس علم کو اس پیغام کو دُور و نزدیک خاص و عام تک پہنچانے میں انہوں نے بڑا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے ـــــ تفصیل میں بھی اور اجمال میں بھی، زبان سے بھی اور مثال سے بھی۔ ان امور کے متعلق بھی جو مردوں سے تعلق رکھتے ہیں، اور جو مردوں اور عورتوں دونوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان امور کے متعلق بھی جو عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے شوہر نامدار کی نفس ناطقہ تھیں، دست راست تھیں، زبانِ حال تھیں۔ ان کا کہنا آپؐ کا کہنا تھا، ان کا کرنا آپ کا کرنا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور انہیں بڑی ہی سنگلاخ زمین درپیش تھی۔ اسلام کی پہلی روشنی اس جگہ پھوٹی تھی جہاں جاہلیت کی تاریکیاں سب سے گہری تھیں۔ جہاں انسان ہی انسان کا گلا کاٹتا تھا۔ جہاں درندگی ہی تہذیب تھی۔ قبیلے قبیلے کا بُت اک جدا تھا۔ اور ہر بُت کے ماننے والے اپنے طور طریقے، اپنے رسم و رواج الگ رکھتے تھے اصول اور قانون ——— کسی نے صدیوں سے ان کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

اس کے باوجود مختصر ترین عرصہ میں کایا پلٹ ہو گئی۔ امن، انصاف اور اخوت کا دور دورہ آگیا۔ ہر شعبۂ حیات نے ایک واضح شکل اختیار کر لی۔ اب حکم تھا تو صرف ایک ہی بس احکم الحاکمین کا، ایک ہی صحیفۂ مقدس کا، ایک ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

اور اس انقلاب اور اس ارتقاء کو لانے میں ازواج مطہرات نے نمایاں کردار انجام دیا ہے۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خصوصی ذمہ داریاں عطا کیں ہیں۔ انہوں نے ان ذمہ داریوں کو انجام دینے میں تن من دھن کی بازی لگا دی۔ انہوں نے کاشانۂ نبوت کے شب و روز کے واقعات اپنی تمام ضروری تفصیلات

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے ساتھ خاص و عام تک پہنچایا اور رہتی دنیا کے لئے قرآن پاک کے بعد سب سے بیش قیمت سرمایہ چھوڑا۔ انہوں نے حضورؐ کی زندگی کا وہ پہلو اجاگر کیا جس کی خبر ان کے بغیر دنیا کو نہ ہوتی وہ خوب جانتی تھیں کہ وہ صرف ازواج مطہرات نہیں ہیں بلکہ امہات المومنین بھی ہیں۔ وہ خوب جانتی تھیں کہ جس فرض کی امانت ان کے سپرد تھی اس کی ادائیگی میں انعام الٰہی بھی دگنا ہے اور اس کی کوتاہی میں عذاب الٰہی بھی دگنا۔ قرآنِ پاک یوں انہیں مخاطب کرتا ہے۔

"اے نبیؐ کی بیویو! اگر تم میں کوئی بھی خطاوار ہوگی ظاہری غلط حرکت کی، تو اس کے لیے سزا دگنی کر دی جائے گی۔ اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔ لیکن جو تم میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری میں محنت کرے گی اور صالحیت اختیار کرے گی۔ اسے ہم انعام دگنا دیں گے۔ اور ہم نے اس کے لئے بہت بھلائیاں رکھی ہیں۔" (الاحزاب / ۳۰-۳۱)

امہات المومنین نے اپنے فرض کی انجام دہی میں کوئی دوسرا جذبہ حائل ہونے نہ دیا۔ انہوں نے کمال فرض شناسی سے وہ ساری باتیں دنیا والوں کے سامنے پیش کر دیں جو گھر کی چاردیواری

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے اندر واقع ہوئیں۔ اور ان میں وہ باتیں بھی شامل ہیں جن میں خود وہ رسول اللہؐ کے زیر عتاب آ گئی تھیں۔ ان میں وہ باتیں بھی شامل ہیں جو در حقیقت تنقید ہیں ان کے چند قول و عمل پر بارگاہِ رسالت کی طرف سے۔ ان باتوں کے پیش کرنے میں انہوں نے اپنی جھوٹی عزت کا کوئی پاس نہیں کیا۔ جن حدیثوں کی انہوں نے روایت کی ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسالت مآبؐ ان خطاؤں اور کمزوریوں کی کوئی پروا نہ کرتے تھے جن کا معاملہ ان کی اپنی ذات سے تھا۔ لیکن ان خطاؤں اور قصوروں پر حسب ضرورت سرزنش کرنا لازم سمجھتے تھے جن کا معاملہ دین اسلام سے تھا۔

امہات المومنین نے خصوصی طور پر اپنی تعلیم و تبلیغ کا رُخ حلقۂ نسواں کی طرف پھیر دیا۔ ہر سوسائٹی میں عورت تقریباً نصف ہے۔ شریعت اسلامیہ کے بہت سے معاملات کا تعلق عورت سے بھی ہے اور مرد سے بھی۔ اور اکثر یکساں۔ لیکن بہت سے معاملات کا تعلق صرف عورت سے ہے۔ مثلاً حیض، حمل، شادی، طلاق، خانہ داری، پرورشِ اطفال، بیوگی، عدت، وغیرہ وغیرہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لازماً عورت کی بہترین معلم عورت ہی ہو سکتی ہے اور خاص طور پر زنانہ مسائل کے متعلق۔

ایک ایسی سوسائٹی میں جہاں عورتوں کی اہم ترین قدریں حیا اور عصمت ہوں، جہاں اسلام کے بتائے ہوئے اصول معاشرت کے تحت مردوں اور عورتوں کے درمیان حجاب اور پردہ ہو وہاں عورتوں کی تعلیم کے لئے سب سے موزوں عورت ہی ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عصمت والیاں، حیا والیاں اور پردہ والیاں اپنی ماؤں اور بہنوں کے سوا کسی اور سے وہ میل ملاقات نہیں رکھ سکتیں جو علم سیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ یہی وہ کام تھا جو ازواج مطہرات نے خصوصی طور پر انجام دیا۔ اسلام نے کس بات کا حکم دیا ہے، کس بات سے روکا ہے، کس بات کی سفارش کی ہے، کس بات کو قطعی منع کر دیا ہے ـــــ اور کیوں؟ اس کو سمجھانے کے لئے چند خواتین کی ایک ٹیم کی ضرورت تھی۔ سوسائٹی بڑی تیزی سے جاہلیت سے اسلام کی طرف بدل رہی تھی۔ ازواج مطہرات کے فرائض میں صرف علم سکھانا ہی نہ تھا بلکہ خود کو ان تعلیمات کا مثالی نمونہ بنا کر پیش کرنا بھی تھا۔ ان تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرنے کے لئے مختلف ہستیوں کی ضرورت تھی ـــــ ہر ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنی اپنی الگ صلاحیت، الگ ذہنیت اور الگ طاقت کے ساتھ ——

تب ہی کہیں جاکر اسلام اپنی تمام روشنی کے ساتھ ہم اور آپ تک پہنچ سکا ——

○

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب یازدہم

حضورؐ نے ان شادیوں سے کیا کام لیا؟

(۱) تبلیغ کے لئے نیا نیا میدان فراہم کرنا

متفرق کنبوں میں، متفرق قبیلوں میں، متفرق جگہوں میں شادیاں کرنے سے حضورؐ نے اسلام کا جھنڈا دُور و نزدیک گاڑ دیا۔ تبلیغ کے لئے نئے نئے دروازے کھولے، نئی نئی آسانیاں فراہم کیں۔ ان میں چند خاندان وہ تھے جو اپنے قبیلوں کے سردار اور حکمران تھے۔ ان میں چند قبیلے وہ تھے جن کا اثر و رسوخ سرزمین عرب میں سب سے زیادہ تھا، شادی نے ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی دشمنی کو دوستی میں تبدیل کر دیا۔ کون نہیں جانتا کہ ایک اجنبی کے مقابلہ میں ایک رشتہ دار کو دوسرے افراد خاندان سے زیادہ ملنے جلنے کا موقع ہے، خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی، زیادہ سکون اور بے تکلفی کے ساتھ، بار بار، صبح و شام۔ اور صرف افراد خاندان ہی سے نہیں بلکہ ان کے دوستوں اور ان کے پڑوسیوں کے ساتھ بھی۔ پیغمبر اسلام نے تبلیغ کو زیادہ وسیع اور زیادہ کامیاب کرنے کے لئے شادی کی حکمت عملی اختیار کی۔ اور ان کی دیکھا دیکھی یہی سلسلہ صحابہ کرامؓ نے بھی جاری کر دیا اور اس طرح خموشی کے ساتھ سکون کے ساتھ دشمنوں کو دوست بناتے رہے، اور اسلام کا پیغام نفسیاتی مہارت سے گھر گھر پہنچاتے رہے۔

(۲) اسلام کے دشمنوں کو رام کرنا

ا۔ حضرت صفیہؓ بیٹی تھیں حی بن اخطب کی جو سردار تھا قبیلہ بنو نضیر کا۔ حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ سے اس کا نسب جا ملتا تھا۔ حضرت صفیہؓ کی ماں کا نام زرہ تھا جو سموال کی بیٹی تھیں۔ سموال سردار تھا قبیلہ بنو قریظہ کا۔ ان یہودی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبائل کے درمیان جو عرب کے شمال میں بستے تھے بنو نضیر اور بنی قریظہ سب سے ممتاز تھے۔

اس شادی سے قبل سلطنت مدینہ کے خلاف ہر جنگ میں یہودی پیش پیش تھے ما پوشیدہ یا علی الاعلان۔ وہ ہمیشہ کفار اور منافقین کو بھڑکاتے رہتے تھے اور ہمیشہ ان کا ساتھ دیتے تھے۔ اس شادی کے بعد مسلمانوں کے خلاف یہودیوں نے کھلم کھلا یا خفیہ کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس طرح ایک شادی نے وہ مقصد حاصل کر لیا جو ایک درجن جنگوں سے بھی حاصل ہونا مشکل تھا۔

ب۔ حضرت ام حبیبہؓ قریش مکہ کے سردار ابو سفیان کی بیٹی تھیں ـــــ وہ قریش جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن تھے اور وہ ابو سفیان جو جنگ احد اور جنگ احزاب میں دشمنانِ اسلام کی فوجوں کا کماندار تھا اور جو بیس سال تک حضورؐ کا سب سے جانی دشمن رہا ہے۔ لیکن اس شادی کے بعد جو ۶ھ میں انجام پائی ابو سفیان نے مدینہ کے خلاف کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا کھلم کھلا یا پوشیدہ۔ بلکہ دو سال بعد فتح مکہ کے موقع پر ابو سفیان ایمان لائے، صحابہ کرامؓ کے زمرہ میں شریک ہوئے اور ان کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قریش کا سارا قبیلہ بھی۔

ج۔ اسی طرح حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار قبیلہ بنو مصطلق کا سردار تھا۔ حارث اور مسافع بن صفوان (جویریہؓ کا پہلا شوہر) دونوں اسلام کے کٹر دشمن تھے۔ اہل قریش کے بھڑکانے پر بنو مصطلق نے مدینہ کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضورؐ نے بریدہ بن حسیب اسلمی کو واقعات کی تحقیقات کرنے بھیجا۔ حسیب نے خبر کی تصدیق کر دی۔ اس پر حضورؐ نے ۲ شوال ۵ھ کو مدینہ سے ایک فوج روانہ کی۔ حارث اور اس کی فوج کی ہمت میدان جنگ میں کودنے کی نہ پڑی لیکن اس علاقہ کے لوگ لڑنے کو تیار ہو گئے۔ انہیں شکست ہو گئی۔ جنگی قیدیوں میں ایک جویریہؓ بھی تھیں۔

جویریہ سے حضورؐ کی شادی کے بعد حارث نے مدینہ کے خلاف کسی جنگ یا جنگی تیاری میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ آگے چلکر اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اس کا شمار صحابہ کرام میں ہوا۔ یہی تبدیلی ان کے قبیلہ بنو مصطلق میں بھی آگئی۔ یہ قبیلہ جو کبھی بدترین دشمن تھا فضلِ خداوندی سے بہترین دوستوں میں شامل ہو گیا۔

د۔ حضرت میمونہ کی ایک بہن کی شادی سردار نجد سے ہوئی تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضورؐ سے میمونہ کی شادی کے بعد اہل نجد نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے۔ اس شادی نے باہمی نفرت کی فضا کو باہمی یگانگی کی فضا میں تبدیل کر دیا۔۔۔ اہل نجد اور اہل مدینہ کے درمیان۔

یاد رہے کہ اس شادی سے قبل یہ وہی اہل نجد تھے جنہوں نے ایک سازش کے تحت ستر" مبلغین اسلام کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ اور جب وہ آگئے تو سب کو شہید کر ڈالا۔ یہ وہی باشندگان نجد تھے جو اس شادی سے قبل ہمیشہ لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ لیکن اس شادی کے بعد قانون کے تحت امن و انصاف کی زندگی بسر کرنے لگے۔

(۳) سفارتی تعلقات کو مضبوط کرنا

۱۔ حضرت ام حبیبہؓ اسلام لانے والوں میں اولین سابقین میں ہیں۔ وہ پہلی ہجرت میں اپنے پہلے شوہر عبداللہؓ بن جحش (جو حضرت زینب بنت جحش کا حقیقی بھائی تھا) کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں۔ وہاں جاکر عبداللہ عیسائی ہو گیا اور کچھ دنوں بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرگیا۔ لیکن ام حبیبہؓ اسلام پر قائم رہیں۔ اگرچہ وہاں انہیں سخت مالی مشکلات پیش آتی رہیں۔

ان حالات کی خبر پاکر حضورؐ نے عمرو بن امیہ الغمریؓ اور ابو رافعؓ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا آپؐ کا رشتہ لے کر ام حبیبہؓ کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں حضورؐ نے نجاشی کو اپنا وکیل مقرر کردیا تھا۔ نجاشی نے اپنی ایک خاص کنیز ابرہہ کو اس پیغام کو دے کر ام حبیبہ کے پاس بھیجا۔ وہ یہ پیغام پاکر اتنا خوش ہوئیں کہ اپنا سارا زیور کنیز کو دیدیا۔ اور منظوری کی اطلاع بھجوادی۔

دوسری شام کو نکاح کی تقریب انجام پاگئی۔ خود نجاشی نے خطبہ نکاح پڑھا۔ دلہن کی طرف سے خالد بن سعید اموی وکیل تھے۔ حاضرین میں جعفر ابن ابو طالب اور دیگر مہاجرین مکہ موجود تھے۔ پیغمبروں کی سنت کے مطابق نکاح کے بعد مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا ـــــــ نجاشی کی طرف سے۔

نجاشی کو اس تقریب سعید میں اتنا اہم کردار عطا کرنے سے، پیغمبر اسلام نے ایک طرف تقریب کی اور دوسری طرف نجاشی کی اہمیت بڑھائی۔ نجاشی کی شرکت سے اس تقریب نکاح کی تمام حبشہ میں شہرت ہوگئی اور ہر مرد و زن نے جانا کہ نکاح کیا ہے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیغمبر اسلام کون ہیں ؟ ——— کیا ہوا کیونکر ہوا، کیسے ہوا، یہ خاموش تبلیغ تھی ۔۔

اس کے علاوہ مدینہ کے سفارتی تعلقات حبشہ سے مضبوط تر ہو گئے ۔

ب ۔ جنگ خیبر اور صلح حدیبیہ کے بعد پیغمبر اسلام نے بہت سے ممالک میں اپنے سفرا کو بھیجا ۔ جن میں حبشہ، روم، مصر، ایران وغیرہ خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ حضورؐ کا مراسلہ جریح بن عتی، مقوقس (گورنر) مصر کے نام حسب ذیل ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے مقوقس بادشاہ قبط کی طرف ۔ سلام ہو اس پہ جو ہدایت کی پیروی کرے ۔ اما بعد پس میں تم کو دعوتِ اسلام دیتا ہوں ۔ اسلام لے آؤ ۔ سلامت رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دوہرا ثواب دے گا ۔ اور اگر اسلام نہ قبول کرو گے تو تمہارے اوپر اور تمام قبط کے اوپر درد پہنچانے والی مصیبت ہو گی ۔

اے اہل کتاب آؤ اس کی طرف جو ہم میں تم میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

برابر مشترک ہیں۔ وہ یہ کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں سوائے اللہ کے۔ پس اگر اہل کتاب نہ مانیں تو کہہ دو کہ اے اہل کتاب گواہ رہو۔ ہم تو مسلمان ہیں۔

محمد رسول اللہ

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ اس خط کو لے کر مقوقس مصر کے پاس گئے تھے۔ مقوقس نے حسب ذیل جواب لکھ بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد بن عبداللہ کے نام مقوقس عظیم قبط کی طرف سے۔ آپ پر سلامتی ہو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط پڑھا اور اس میں جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے اور جس چیز کی طرف آپ بلاتے ہیں اس کو میں نے سمجھا۔ بیشک مجھے علم تھا کہ ایک نبی باقی ہے۔ مگر میں سمجھتا تھا کہ وہ شام سے ظہور کرے گا۔ میں نے آپ کے ایلچی کا اکرام کیا ہے۔ اور دو لڑکیاں آپ کے پاس بھیجی ہیں جن کا مرتبہ قبطیوں میں عظیم ہے۔ اور کچھ کپڑے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی ارسال کئے ہیں اور ایک خچر بھی آپ کی خدمت میں ہدیہ کیا ہے تاکہ اس پر آپ سواری کریں۔ والسلام

اگرچہ مقوقس نے بہت کم لکھا ہے لیکن مورخوں نے ایک طویل فہرست محفوظ کر لی ہے ان تحائف کی جو اس نے حضورؐ کو بھیجے۔ ان تحائف میں دو سفید فام لڑکیاں جن کا نام ماریہ اور سیرین ہے۔ دو سیاہ فام لڑکیاں جن کا نام شیرا اور بریرہ ہے، ایک حبشی غلام جس کا نام مابور ہے، ایک سرخ خچر جس کا نام دلدل ہے، ایک سرخ گدھا جس کا نام یعفور ہے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ہزار مثقال سونا، بیس تھان قباطئ مصر، عود، مشک اور عطریات، ایک جام بلورین وغیرہ بھی۔

لڑکیوں کو بطور تحفہ بھیجنا ان دنوں سفارتی تعلقات میں ایک اہم معنیٰ رکھتا تھا۔ یہ نشانی تھی ایک پختہ وعدے کی، باہمی امن و امان، خیر سگالی، اور دوستانہ تعلقات کے متعلق۔ چونکہ مصر فی الحال ایران کے قبضہ سے پھر واپس روم کے قبضہ میں آگیا تھا اور چونکہ مصر کی جنگ جیتنے کے بعد روم کے شہنشاہ نے بغاوت کا الزام لگا کر اہل مصر سے بہت ہی ظالمانہ سلوک کیا تھا اس لئے اس قسم کا تحفہ مقوقس مصر کی طرف سے جو خود بھی ایک قبطی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تھا ایک خاص معنی و مطلب کا حامل تھا۔ قیصر روم نے اس کے معنی یوں لیئے کہ مصر کے پرانے اصلی باشندوں نے اب سلطنت مدینہ کی نئی طاقت سے مدد مانگی ہے کہ ہمیں روم کے قبضہ سے چھڑاؤ۔ چنانچہ قیصر روم نے اپنے مصری قبطی گورنر جریج بن عتی کو اس الزام میں عہدہ سے الگ کر دیا کہ وہ مسلمانوں کا طرفدار ہوگیا ہے ــــــ!

یہ بات بھی واضح رہے کہ پیغمبر اسلام نے ان الفاظ میں فتح مصر کی پیشگوئی کر دی تھی:۔

"بہت جلد تم لوگ مصر فتح کر لو گے اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں کا قیراط مشہور ہے۔ میری بات مانو اور اس کے باشندوں سے نیک سلوک کرو۔ ان سے نسب اور مصاہرت کا رشتہ ہے۔"

اگرچہ حضرت ماریہؓ قبطیہ ایک باندی تھیں لیکن وہ جنگی قیدی بن کر نہیں آئی تھیں۔ پیغمبر اسلام نے ان تحائف کو قبول کر لیا جس کے معنی یہ ہیں کہ ملک عرب اور ملک مصر میں اچھے تعلقات رہیں گے۔ آپؐ نے ماریہؓ کو ازواج مطہرات میں شامل کر لیا اور ان کے ساتھ اسی عزت اور مرتبت کا سلوک کیا جو آپ دوسری

toobaa-elibrary.blogspot.com

ازواج کے ساتھ کرتے تھے۔ ٹھیک جس طرح آپؐ کی دیگر ازواج پردے میں رکھی گئی تھیں حضرت ماریہؓ بھی پردے میں رکھی گئیں (اس زمانہ میں باندیوں کو پردے میں رکھنے کا رواج نہ تھا۔ اس سے آزاد عورت اور باندی کے درمیان فرق ظاہر کرنا مقصود تھا) بلکہ ماریہؓ کے لئے مدینہ سے چند میل دور مقام عالیہ (یا عوالی) میں ایک مکان کا انتظام کر دیا گیا تھا جس میں ایک باغ بھی تھا یہ مقام آج تک مشربۂ ام ابراہیم کے نام سے باقی ہے۔ یہاں ایک مسجد ماریہ بھی ہے جس میں رسول اکرمؐ نے صلوٰۃ ادا کی تھی۔

ان سے حضورؐ کے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے جو اٹھارہ ماہ کی عمر میں انتقال کر گئے۔ شریعت اسلامیہ کے مطابق اولاد پیدا ہونے کے ساتھ ہی وہ آزاد ہو گئی تھیں اور اس آزادی کا اعلان حضورؐ نے فرما دیا تھا۔

---

(۴) جنگی قیدیوں، غلاموں اور باندیوں کے درجہ کو بلند کرنا

اسلام نے جہاں دوسری بیشمار رسوم جاہلیہ کی تنسیخ یا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اصلاح کی، وہاں غلام بنانے اور لونڈیاں رکھنے کے اس دستور کو بھی ختم کیا جو صرف عرب ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں وبا کی طرح عام تھا۔ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں غلاموں اور لونڈیوں کی ایک مستقل نسل آزاد انسانوں سے الگ پائی جاتی تھی ان کی زندگی کا مقصد ہی مالکوں کی تسکین (جنسی) یا منفعت (تجارتی) تھا۔

اسلام نے غلامی کو یک قلم منسوخ کر کے زندگی کو درہم برہم نہیں کیا لیکن تدریجی انقلاب کی ایک مستحکم بنیاد رکھدی جس کی اہمیت کو ماہرین علم معاشرہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام نے ذہن وفکر کو پاک صاف کیا اور حکم دیا کہ کوئی مالک اپنے غلاموں اور باندیوں کو "عبدی" (میرا غلام) اور "امتی" (میری باندی) کہہ کر نہ پکارے۔ بلکہ "فتائی" (میرا لڑکا) اور "فتاتی" (میری لڑکی) کہہ کر مخاطب کرے۔ اس طرح اسلام نے عملاً تمام غلاموں اور لونڈیوں کو گھر کا فرد بنا دیا۔ حقوق اور فرائض اور وراثت تک میں حصہ دار قرار دے دیا اور ان کی تعلیم و تربیت اور اصلاح حال کا حکم دیا آزاد کرنے کا حکم دیا اور آزاد کرنے کی راہیں نکالیں۔ ان کی شادی بیاہ کا حکم دیا۔ یہ بھی کہا کہ چاہے تم کسی دوسرے سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

شادی کرادو چاہے خود کر لو مگر شادی ضرور ہونی چاہیئے۔ اسلام نے غلاموں کو آزاد کرانے کی ایسی زبردست تحریک چلادی کہ تنہا عبدالرحمٰن بن عوف نے تیس ہزار غلام آزاد کئے۔ مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض ہوئی۔ قرآن مجید نے اس کی وصولی اور مصارف کی آٹھ مدیں وضاحت کے ساتھ متعین کیں ان آٹھ مدوں میں ایک اہم مد گردن چھڑانے اور غلامی ختم کروانے کی بھی رکھی گئی۔

(از مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی۔ مضمون ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ)

حضورؐ نے نہ صرف آزاد کردہ غلام سے اپنی پھپھیری بہن کی شادی کرادی بلکہ خود اپنی چند شادیاں بھی آزاد کردہ باندیوں سے کیں۔ اس طرح انہوں نے غلاموں اور باندیوں کے درجہ کو بلند کیا۔ اس طرح انہوں نے تمام دنیا کے غلاموں اور باندیوں کے دل کو جیت لیا ــــــ!

پیغمبر اسلام نے باندیوں سے شادیاں دو طرح کیں (۱) پہلے انہیں آزاد کر کے اور (۲) انہیں آزاد نہ کر کے۔ آپؐ نے حضرت صفیہ رضؓ، حضرت جویریہ رضؓ اور حضرت ریحانہ رضؓ کو پہلے آزاد کیا اور پھر شادی کا پیغام دیا۔ لیکن آپؐ نے ماریہ کو آزاد نہیں کیا جو ماں بننے سے خود بخود آزاد ہو گئیں کیونکہ شریعت اسلامیہ کے تحت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک باندی ماں بننے سے یا بیوہ ہو جانے سے خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔

جہاں تک جنگی قیدیوں کا تعلق ہے اسلام تین راستے پیش کرتا ہے :-

(۱) انہیں آزاد کر کے وطن واپس جانے کی اجازت دے دی جائے۔

(۲) ان کا تبادلہ ان مسلم جنگی قیدیوں سے کیا جائے جو دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے ہیں۔ لیکن اس میں مجبوری یہ ہے کہ دشمن حکومت راضی ہو۔

(۳) بہ حالت مجبوری، تمام جنگی قیدیوں کو مسلم ریاست کی ملکیت بنا دیا جائے اور مسلم ریاست انہیں فرداً فرداً اپنے شہریوں اور سپاہیوں میں تقسیم کر دے۔

اس طرح جب کسی شہری کے پاس غلام یا باندی آجائے تو شہری کو حق ہے کہ (۱) اسے آزاد کر دے (۲) اسے تحفہ میں دیدے۔ یا فروخت کر دے (۳) اگر اپنے پاس رکھے تو اس کی شادی کرا دے یا خود اس سے شادی کرے۔ باندیوں سے شادی کرنے پر (۱) تعداد کی کوئی قید نہیں ہے اور (۲) رسم نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیغمبر اسلام نے جتنی شادیاں (سابق) باندیوں سے کیں وہاں رسم نکاح کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

باندی سے شادی کے سلسلہ میں شریعتِ اسلامیہ کا حکم ہے کہ اسے بھی وہ سارے حقوق برابر کے ملیں گے جو آزاد عورت کو ملتے ہیں۔ مثلاً مہر، خلع، نان نفقہ وغیرہ۔ اور اس کے بچوں کو بھی وہ سارے حقوق برابر کے ملیں گے جو آزاد عورت کے بچوں کو ملتے ہیں۔ اور کسی صورت میں غلام یا باندی کے بچے غلام یا باندی نہیں ہو سکتے کیونکہ بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی ماں آزاد ہو جاتی ہے۔

شادی کے لئے رشتہ تلاش کرنے میں قرآن پاک سارا زور ایمان پر ڈالتا ہے اور اس طرح صاف الفاظ میں غلام باندی کو آزاد مرد عورت پر ترجیح دیکر سوسائٹی میں غلاموں اور باندیوں کا مقام بلند کر دیتا ہے۔

"مت شادی کرو مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ ایک ایمان والی باندی بہتر ہے ایک بغیر ایمان والی (آزاد) عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی اچھی لگے۔ اور مت شادی کرو اپنی لڑکیوں کی، مشرک

toobaa-elibrary.blogspot.com

مردوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ ایک ایمان والا غلام بہتر ہے ایک مشرک (آزاد) مرد سے، خواہ وہ تمہیں کتنا ہی اچھا لگے۔" (بقرہ/ ۲۲۱)

ایک مثال پیش کی جاتی ہے کہ کس طرح پیغمبر اسلام کی شادیوں نے جنگی قیدیوں کی آزادی کا دروازہ کھولا۔ جس وقت حضرت جویریہؓ حضور کی زوجیت میں داخل ہوئیں تمام صحابہ کرام نے بنی مصطلق کے جنگی اسیروں کو آزاد کر دیا۔ کہ کہکر کہ اب ان سب کا رشتہ حضورؐ سے ہو چکا ہے اور جس کا رشتہ حضور سے ہو جائے وہ غلام نہیں رہ سکتا۔ اس طرح دفعتہ ایک ہی دن میں نہ صرف تمام اسیران بنی مصطلق آزاد ہو گئے تھے بلکہ دولت اسلام سے مالا مال بھی ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ کہا کرتی تھیں:-

"جویریہؓ اس نکاح سے اپنی قوم کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئیں۔ کہ ایک ہی دن میں ان کی تمام قوم غلامی سے آزاد ہو گئی۔ میں نہیں جانتی کہ کوئی دوسری عورت اپنی قوم کے لئے اتنی مفید ثابت ہوئی ہو۔"

---

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) برُے رسم و رواج کی جڑ کاٹنا

حضرت عائشہؓ صاحبزادی تھیں حضرت ابو بکرؓ کی جنہیں حضورؐ "میرے بھائی" کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔ صدیوں سے زمانۂ جاہلیت میں یہ رواج چلا آرہا تھا کہ منہ بولے باپ یا ماں یا بھائی یا بہن کے رشتہ داروں سے شادی ممنوع تھی۔ جب پیغمبر اسلام نے شادی کا پیغام عائشہ کے لئے بھیجا تو ان کے والد نے بتایا کہ اس نسبت کی راہ میں منہ بولا رشتہ حائل ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ کی شادی کے موضوع پر لکھا ہوا ہے:۔

"حضرت عروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو عائشہؓ کے لئے پیغام دیا تو ابو بکرؓ بولے میں تو آپؐ کا بھائی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے اعتبار سے تم میرے بھائی ہو اور وہ (عائشہ) میرے لئے حلال ہیں۔"

عائشہؓ کی شادی کے بعد نسبت کے سلسلہ میں منہ بولے رشتوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی اہمیت ختم ہو گئی۔

اسی طرح جب حضورؐ نے زینبؓ بنت جحش سے شادی کر لی جنہیں آپ کے منہ بولے بیٹا زیدؓ بن حارثہ نے طلاق دیدی تھی تو وہ پرانا رواج بھی ختم ہو گیا۔ جس سے منہ بولے بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ سے شادی ممنوع تھی۔

حقیقت میں یہ رواج بہت بُرے تھے۔ جس کو بھی منہ بولا رشتہ دار بنا لیا جاتا تھا، وہ کنبہ کے حقیقی رشتہ داروں سے درجہ اور ترکہ میں برابر ہو جاتا تھا۔ وہ فیملی کے حلقہ میں بے تکلف آتا جاتا تھا (یا آتی جاتی تھی) ہر نامحرم، محرم بن جاتا تھا اور اس طرح آوارگی پھیلتی تھی۔ کیونکہ منہ بولا رشتہ دار اپنے جذبات اور احساسات میں حقیقی رشتہ داروں کی طرح پاک صاف نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ترکہ میں مصنوعی بھائی یا بیٹے بھی حقیقی بھائی اور بیٹے کے ساتھ حصہ دار بن جاتے تھے۔ اس طرح ترکہ چھوڑنے والا مصنوعی رشتہ دار بنا کر حقیقی رشتہ داروں کا حق مار دیا کرتا تھا۔

ایک اور قباحت تھی کوئی مصنوعی رشتہ داروں سے رشتہ شادی کر نہیں سکتا تھا۔ عورتوں کے لئے نسبت کا حلقہ مختصر ہوتا جا رہا تھا۔ اچھا رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے انہیں کمتر درجہ کے مردوں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

شادی کرنی پڑتی تھی یا شادی سے ہاتھ دھو لینا پڑتا تھا۔

عائشہؓ سے اور زینبؓ بنت جحش سے حضورؐ کی شادیوں نے رسم و رواج کے ان بتوں کو توڑا۔ اس کے علاوہ ماہ شوال میں نکاح اور رخصتی نہ کرنے کی جو غلط رسم عرصۂ دراز سے چلی آرہی تھی، اس کو توڑنے کا سہرا بھی حضورؐ ہی کے سر ہے۔ کیونکہ شوال ہی میں عائشہؓ کا نکاح بھی ہوا تھا اور رخصتی بھی۔

حضورؐ کی ازواج مطہرات میں صرف عائشہؓ اور ماریہؓ قبطیہ کنواری تھیں۔ بقیہ سب بیوہ یا طلاق یافتہ تھیں۔ چند جنگی قیدی اور باندی۔ حضورؐ کی شادیوں نے ان سماجی پابندیوں کو توڑا جو اب تک بوڑھیوں، بیواؤں، طلاق پانے والیوں، کم صحت یا کم صورت والیوں اور جنگی قیدیوں اور باندیوں کی راہ میں حائل تھیں

خدیجہؓ حضورؐ سے پندرہ سال عمر میں زائد تھیں۔ اس شادی نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ نسبت ناطے میں کم عمری کوئی خاص صفت نہیں ہے اور اس پر زیادہ زور دینا مناسب نہیں۔ تلاش رشتہ میں ہمیشہ اسلام کا فائدہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶) عورتوں کی پریشانیوں کو دور کرنا

پیغمبرِ اسلام نے مثالیں قائم کر کر کے دکھایا ہے کہ شادی میں کس قسم کی سماجی قانونی اور رسمی پابندیاں ضروری ہیں اور شریعتِ اسلامیہ اسے کن بنیادوں پر مضبوط ترین قائم کرنا چاہتی ہے۔ کس طرح زن و شو کے باہمی حقوق و فرائض کا تعین ہو، کس طرح اولادوں اور دیگر وارثوں کے حقوق کا تحفظ ہو۔ شرعی شادی نے عورتوں کو آزاد فریق کی حیثیت دی کہ رشتہ کرنے یا نہ کرنے میں ان کی خوشی لازمی تھی۔ اس طرح عورت کو ایک عزت اور اہمیت بخشی۔ شادی کے معاہدہ میں وہ بھی ایک برابر فریق قرار پائی اپنے تمام حقوق اور فرائض کے ساتھ۔ اس سے پہلے عورتیں مویشیوں کی طرح استعمال کی جاتی تھیں کھلے بازار میں خریدی اور بیچی جاتی تھیں، زبردستی حرم میں داخل کر لی جاتی تھیں۔ جب تک مالک چاہے رکھی جاتی تھیں اور جب چاہے نکال پھینکی جاتی تھیں۔ نہ ان کا کوئی سماجی حق تھا نہ مالی حق تھا۔ نہ انہیں کوئی ترکہ پہنچتا تھا، نہ ان کی کوئی خود داری تھی نہ خود اعتمادی، اور ان کی اولاد بھی ان کی قسمت میں شریک تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیغمبر اسلام کی شادیوں نے نہ صرف آزاد عورتوں بلکہ باندیوں اور جنگی قیدیوں کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ رشتہ کرنے کی راہ ہموار کی۔ اب وہ سربراہ سلطنت سے بھی رشتہ کر سکتی تھیں۔ حضورؐ کی شادیوں نے یہی موقع عنایت کیا طلاق یافتگان اور بیوگان کو، ان کو بھی جن کے پہلے شوہر سے بچے تھے۔ حضورؐ کی شادیوں نے یہی موقع عنایت کیا، بوڑھی، بیمار، کم صورت، کم دولت ــ بے کس، بے بس لاوارث عورتوں کو بھی۔ حضورؐ نے اپنی شادیوں میں کبھی یہ سوال اٹھنے نہ دیا کہ کون کس نسل کا ہے، کس قبیلہ کا ہے، کس ملک کا ہے، کس مالی یا معاشرتی طبقہ سے تعلق ہے، کس زبان سے تعلق ہے، آپ کے سامنے صرف ایک ہی سوال تھا ـــــ کس کے پاس کتنا ایمان ہے۔

آپؐ نے اپنی شادیوں کے سلسلہ میں منہ بولے رشتوں کو حائل ہونے نہ دیا۔

آپؐ نے رشتے ڈھونڈھے بین القبائل، بین الممالک، بین الاقوام کی بنیاد پر وطنی، نسلی، لسانی اور دیگر مصنوعی بنیادوں پر نہیں۔

کاشانۂ نبوت نے ہر شوہر کو بتایا کہ اگر چند بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل و مساوات، برابری، اخوت، نیک سگالی، محبت اور خلوص، محنت اور خدمت کیسے قائم رکھنا چاہیئے۔ کاشانۂ نبوت نے ہر بیوی کو بتایا کہ شوہر کے ساتھ اور سوکنوں کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کس عزت، محبت اور قربانی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ کاشانۂ نبوت نے دکھایا کہ انہی ازواج مطہرات کے درمیان اللہ کی بندگی اور عبادت کس طرح قائم و دائم رہنا چاہیئے۔

(۷) بیکسوں کو سہارا دینا

(و) میمونہؓ پریشان حال تھیں اور بیوہ بھی۔

(ب) یہی حال زینبؓ بنت خزیمہ کا بھی تھا۔

(ج) یہی حال سوداؓ کا بھی تھا۔

(د) یہی صورت حفصہؓ کے ساتھ بھی تھی۔

(ر) یہی صورت ام سلمہؓ کے ساتھ بھی تھی۔ پہلے شوہر سے ان کے پاس چند اولادیں بھی تھیں۔

(س) یہی کیفیت ام حبیبہؓ کے ساتھ بھی تھی۔ پہلے شوہر سے ان کے پاس ایک اولاد تھی۔

(ص) شادی کے وقت جویریہؓ بھی بیوہ تھیں، مفلس تھیں اور جنگی قیدی تھیں۔

لیکن یہ ساری ازواج مطہرات نے اسلام کی وفاداری میں بڑی

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے بڑی مصیبتیں جھیلیں ۔ ان سے شادی کرنے میں پیغمبر اسلام کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ نہ صرف ان کی ہمت اور ایمان کو مزید طاقت پہنچائی جائے بلکہ ان کو حفاظت عزت اور کفالت بھی عطا کی جائے ان کی خودداری اجازت نہ دیتی تھی کہ اس صورت کے سوا کسی اور ذریعہ سے مدد لیں ۔

(۸) دینی تعلقات کو استوار کرنا

بیشک بہت سی مصلحتیں تھیں کہ کیوں پیغمبر اسلامؐ نے عائشہؓ سے شادی کی ۔ لیکن ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ سے ــــ جو دین اسلام کے ایک مضبوط ستون تھے ــــ تعلقات زیادہ استوار کیئے جائیں ۔

اسی طرح بیشک بہت سی مصلحتیں تھیں کہ کیوں پیغمبر اسلام نے حفصہؓ سے شادی کی ۔ لیکن ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ حضرت عمرؓ سے ــــ جو دین اسلام کے ایک مضبوط ستون تھے ــــ تعلقات زیادہ استوار کیئے جائیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹) شادی کے اخلاقی اور قانونی بندھنوں کو استوار کرنا

بیشک زمانۂ جاہلیت میں رسم نکاح رائج تھی۔ لیکن اس کے طریقے، اس کے لوازم، اس کے فرائض و حقوق ہر زمانہ ہر مقام اور ہر قبیلہ میں الگ الگ تھے۔ رسول اکرمؐ نے اپنی شادیوں سے رسم نکاح کو ایک ہی مستقل طریقہ پر استوار کیا۔ اس کی ناپاکیوں اور بے شرمیوں کو دور کیا۔ اسے سنجیدہ اور مقدس بنایا، زن وشو کے حقوق و فرائض مقرر کیے، اسے ایک قانونی اور سماجی مضبوطی عنایت کی، خاموشی اور رازداری کی جگہ اسے شہرت اور عوامیت بخشی۔ اس سلسلہ میں آپؐ نے جو اصلاحات نافذ کیں ان میں چند حسب ذیل ہیں۔

(۱) آپؐ نے مقرر کیا کہ مہر معجل یا موجل بہر صورت بیوی اور صرف بیوی کا حق ہے۔ اس سے پہلے یہ بیوی کے والدین کا حق سمجھا جاتا تھا جس سے فروخت کی ایک صورت پیدا ہوگئی تھی۔

(۲) آپؐ نے صدق کو منسوخ کیا جو پہلے بیوی کو دیا جاتا تھا بشرطیکہ وہ آزاد عورت ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

باندیوں کو اس کا حق نہ تھا۔ آپؐ نے صدق کو منسوخ کر کے آزاد عورتوں باندیوں اور جنگی قیدیوں کو ایک ہی سطح پر لا کھڑا کر دیا اور تمیز و تفریق اٹھا دی۔

(۳) آپؐ نے فریقین کی طرف سے وکیل اور گواہ کی شرط ضروری قرار دی۔ اور پھر نکاح پڑھانے کے لئے ایک نکاح خواں کی بھی۔

(۴) نکاح کے بعد تبرک تقسیم کرنا اور مہمانوں کی ضیافت وغیرہ۔

حضرت خدیجہؓ کا دین مہر پانچ سو درم تھا، حضرت سودہؓ کا چار سو درم اور حضرت عائشہؓ کا پانچ سو درم۔

خطبۂ نکاح اور ایجاب و قبول باضابطہ ضروری ہیں۔ حضورؐ کا سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا تھا۔ اس موقعہ پر جو خطبہ نکاح پڑھا گیا اور ایجاب و قبول ہوا وہ مورخوں نے محفوظ رکھا ہے۔

مقررہ تاریخ پر حضرت خدیجہؓ نے اپنے چچا عمرو بن اسد، چچازاد بھائی اور دیگر قریبی رشتہ داروں کو بلا بھیجا۔ حضورؐ بھی اپنے اقرباء کے ساتھ تشریف لائے۔ ابو طالب یعنی حضورؐ کے وکیل نے خطبہ نکاح یوں شروع کیا:۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں حضرت ابراہیمؑ کی ذریت، حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل ...... سے پیدا کیا اور ہمارے لئے ایسا گھر مقرر کیا جس کا قصد کر کے لوگ دور دور سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

آتے ہیں۔ اور اس کی چار دیواری کو امن والا بنایا۔ اور ہم کو اپنے اس گھر کا امین اور محافظ کیا، پھر ہم کو دوسرے لوگوں پر حاکم بنایا۔ بیشک میرا بھتیجا محمدؐ بن عبداللہ ایک ایسا شخص ہے جس کی قرابت کو تم لوگ سب جانتے ہو۔ وہ صفات حسنہ میں جس شخص سے وزن کیا جائے اس سے بھاری اترے گا۔ اگرچہ مال اس کے پاس قلیل ہے، لیکن مال سایہ کی طرح ہے جو زائل ہو جاتا ہے۔ اس نے خدیجہؓ بنت خویلد سے رشتہ کیا ہے اور اس کا مہر معجل میرے مال میں سے ادا ہو گا۔"

ابو طالب کے خاموش ہوتے ہی حضرت خدیجہؓ کے عم زاد بھائی ورقہ بن نوفل اٹھے اور فریق ثانی کے وکیل کی حیثیت سے یوں گویا ہوئے۔ "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایسا ہی بنایا جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور ایسی ہی فضیلتیں دیں جیسی آپ نے بتائیں۔ ہم عرب کے سردار اور رہنما ہیں اور آپ سب بھی۔ کوئی قبیلہ اور کوئی شخص آپ کے فضائل اور فخر و شرف کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور ہمیں آپ کی شرافت اور قومیت سے تعلق پیدا کرنے کی رغبت ہوئی۔ پس اے قبائل قریش گواہ رہو کہ میں نے خدیجہؓ بنت خویلد کا نکاح محمد بن عبداللہ سے کر دیا ہے۔"

toobaa-elibrary.blogspot.com

جب ورقہ بن نوفل خاموش ہوئے تو ابو طالب کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمرو بن اسد بھی اس کی توثیق کر دیں۔ اس پر عمرو گواہ کی حیثیت میں کہنے لگے :۔

"اے قریش گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمدؐ بن عبداللہ کے نکاح میں دیدیا ہے۔"

(۱۰) جرائم کی روک تھام کرنا اور امن و امان قائم کرنا

حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابو ضرار جنگ جُو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تھا۔ اس قبیلہ کا کام ہی تھا تجارتی کاروانوں اور دیگر قافلوں کو لوٹنا ـــــ خصوصاً مسلمانوں کے قافلوں کو۔ لیکن حضورؐ سے جویریہؓ کی شادی کے بعد حارث مسلمان ہو گئے اور قبیلہ بنی مصطلق بھی آہستہ آہستہ لوٹ مار چھوڑ کر امن پسند بننے لگا اور بالآخر دولت اسلام سے مالا مال ہوا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱) گھر اور بچوں کی نگہداشت کرنا

حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضورؐ نے حضرت سودہؓ سے شادی کرلی جو حسن، صحت، دولت، تعلیم وغیرہ میں ممتاز نہ تھیں۔ ان کا انتخاب محض اس لئے ہوا تھا کہ حضورؐ کو ایک ایسی ہستی کی ضرورت تھی جو خانہ داری چلائے اور بچوں کی دیکھ بھال کرے۔ اس لحاظ سے ان کا انتخاب بہت موزوں تھا۔

(۱۲) ازدواجی زندگی کا عملی نمونہ قائم کرنا

پیغمبر اسلام نے دکھایا ہے کہ ایک مثالی شوہر کیسا ہونا چاہیے۔ جس طرح وہ مثالی شہری تھے، مثالی مبلغ تھے، مثالی ناظم تھے، مثالی فوجی کمانڈر تھے، مثالی سربراہ مملکت تھے اسی طرح وہ خانگی شعبۂ حیات میں مثالی شوہر بھی تھے۔ یاد رہے کہ ان کی ازواج کی تعداد پندرہ ہے جن میں سے دس ان کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔ حضور سے شادی کے وقت ان کی عمریں مختلف تھیں، وہ مختلف

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبیلوں سے آئی تھیں جن میں چند قبیلے شرافت، دولت اقتدار وغیرہ میں بہت ممتاز تھے، وہ مختلف مقامات سے آئی تھیں، ان کا سابق مذہب الگ الگ تھا، چند دولتمند تھیں اور چند پریشان حال، چند حسن و جوانی رکھتی تھیں اور چند محروم تھیں، دو کنواری تھیں، بقیہ سب بیوائیں یا طلاق یافتگان جن میں سے چند کے پاس سابق شوہروں سے اولادیں تھیں، سب کے مزاج جدا جدا تھے، پسند و ناپسند الگ الگ تھی، سب کی خواہشیں اپنی اپنی تھیں، سب کے مطالبات اپنے اپنے تھے، سب کے نقطہ ہائے نظر جدا جدا تھے، سب کی صلاحیتیں متفرق تھیں، یہ تھا حضورؐ کا کنبہ۔

اتنی قسم قسم کی ازواج کو خوش رکھنا، ان کی ضروریات زندگی کا لحاظ رکھنا، انہیں ایک ہی مقصد حیات عطا کرنا اور ان سے سب سے مشکل کام لینا آسان نہ تھا۔ اگر کبھی کسی کو کوئی ہلکی سی بھی شکایت ہوتی تو حضورؐ کی حیات میں یا حیات کے بعد زبان پر ضرور آجاتی۔ کیا کبھی کسی نے کوئی شکایت کی؟

اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہے آپؐ کے عدل و انصاف کا، مساوات کا، محبت کا اور خدمت کا؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب دوازدہم

امہات المومنینؓ کا مرتبہ

قرآن پاک یوں مخاطب ہے :۔

"اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو جبکہ تم تقویٰ اختیار کر رکھو۔ تم بولی میں نزاکت مت اختیار کرو کہ (اس سے) ایسے شخص کو خیال (فاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے۔ اور قاعدے کے موافق بات کہا کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔ اور قدیم جاہلیت کے مطابق اپنے کو دکھاتی مت پھرو۔ اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو۔ تم سے آلودگی کو دُور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے۔ اور تم اللہ کی ان آیتوں اور اس علم کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ بیشک اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بڑا باریک بیں ہے اور پورا خبردار ہے۔

(احزاب/۳۲، ۳۳، ۳۴)

یہ آیات قرآنیہ ازواج النبی کو ایک خاص مرتبہ عنایت کرتی ہیں۔ یہ آیات نہ صرف انہیں خاص طور پر مخاطب کرتی ہیں بلکہ یہ بھی کہتی ہیں کہ "تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو"۔ چنانچہ ان کے خصوصی احکام و فرائض بتا دیئے گئے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ "اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو۔ تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے"۔

ان خصوصی احکام و فرائض کی بجا آوری کے لئے انہیں خصوصی یکسوئی کی ضرورت تھی۔ انہیں عام عورتوں کی طرح دنیاوی عیش و عشرت میں مبتلا ہو جانے کا موقع نہ تھا۔ سورہ احزاب کی چند ماسبق آیات ان کے سامنے دو راستے پیش کرتی ہیں۔ ایک راستہ دنیاوی عیش و عشرت کا، اور دوسرا راستہ اخروی انعام الٰہی کا۔ اور ان میں سے ایک راستہ چن لینے کا مکمل اختیار انہیں سپرد کرتی ہیں۔ بلا جبر و اکراہ

"اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال و متاع دیگر رخصت کر دوں خوبی کے ساتھ۔ اور اگر تم

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقصود رکھتی ہو اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو اور عالم آخرت کو۔ تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔" (احزاب/ ۲۸، ۲۹)

ہاں پھر ازواج مطہرات نے کونسا راستہ پسند کیا؟ سب کی سب نے اللہ اور رسولؐ اور عالم آخرت کے راستہ کا انتخاب کیا۔ ان کے اس متفقہ فیصلہ نے منافقین کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا جو ازواج مطہرات کو موقع پا کر اکسایا کرتے تھے کہ تم لوگ دولتمند اور ذی اقتدار خاندانوں کی لڑکیاں ہو، یہاں شادی کر کے تمہیں کیا ملا؟ سوائے تکلیف، مصیبت، فاقہ زدگی اور پریشان حالی کے۔ اس لئے تم لوگ بغاوت کر دو۔ اور عیش و عشرت سے زندگی گذارو۔

جب مندرجہ بالا آیات نازل ہوئیں تو حضورؐ نے سب سے پہلے انہیں عائشہؓ کے سامنے پیش کیا جو عمر میں سب سے کم تھیں اور جنہیں دنیا کی چمک دمک سے زیادہ دلچسپی ہو سکتی تھی۔ آپؐ نے عائشہ سے یہ بھی کہا کہ قطعی فیصلہ کرنے سے قبل تم اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔ مگر پھر عائشہؓ نے کونسا راستہ پسند کیا؟ بغیر ایک لمحہ توقف کئے انہوں نے بے اختیار اور بے تکلف کہہ دیا کہ مجھے ماں باپ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مشورہ کرنیکی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اپنی تمام دلجمعی کے ساتھ آخرت کی زندگی کو پسند کرتی ہوں جو اللہ اور رسول کا بتایا ہوا راستہ ہے اور آخرت کی نعمتوں کو دنیا کی تمام نعمتوں پر ترجیح دیتی ہوں۔

بقیہ ازواجِ مطہرات میں سے سب نے ایک ایک کرکے یہی فیصلہ کیا اپنی تمام قوت ارادی کے ساتھ، بلا جھجک، بلا توقف۔

ان آیات کو اپنی ازواج مطہرات کے سامنے پیش کرنے سے اور پوری آزادی سے فیصلہ ان پر چھوڑ دینے سے پیغمبر اسلام نے ایک اور بات کا ثبوت فراہم کیا۔ یعنی وہ اسلام کے لئے اپنی کسی بیوی کو یا ساری بیویوں کو چھوڑ سکتے تھے۔ وہ بیویوں کے لئے اسلام نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ اگر وہ جنس یا دولت یا کسی اور غرض سے شادی کرتے تو ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

پیغمبر اسلام کو اس کی اجازت نہ تھی کہ جتنی بیویوں سے چاہیں شادی کر لیں یا جس سے چاہیں شادی کر لیں۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"ان عورتوں کے بعد آپؐ کے لئے اب کوئی جائز نہیں اور نہ یہی کہ آپ ان بیویوں کی جگہ دوسری کر لیں چاہے آپؐ کو ان کا حسن بھلا ہی لگے۔ مگر ہاں سوائے ان کے جو آپؐ کی باندیاں ہیں اور اللہ ہر بات کا نگراں ہے۔" (احزاب/۲۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ آیت ۸ھ کے آخر میں اتری ہے جبکہ حضورؐ حضرت میمونہؓ سے شادی فرما چکے تھے۔ یہ آپؐ کا آخری نکاح تھا (اگرچہ آخری شادی نہ تھی) اگر آپ شادیوں کے پیچھے لگے ہوتے تو ۸ھ میں فتح مکہ نے جو مواقع فراہم کر دیئے ان سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔ لیکن چونکہ آپ وحی قرآنیہ کے تابع تھے اس لئے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے کوئی اور نکاح نہ کیا۔ اور چونکہ اس آیت نے یہ اجازت دے رکھی تھی کہ "سوائے ان کے جو آپ کی باندیاں ہیں" اور آپ کو اس اجازت کی عملی مثال قائم کرنی تھی۔ اسلئے کچھ دنوں کے بعد آپؐ نے حضرت ریحانہ سے شادی کر لی جو باندی تھیں اور جنگی قیدی۔

ازواجِ مطہرات چونکہ تمام زمان و زمین کے مومنوں کی مائیں بھی تھیں اس لئے ان کی عزت اور عظمت کے لئے قرآنِ پاک نے یوں فرمایا :-

"اور جب تم (اے ایمان والو) ان (ازواج رسولؐ) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو (کسی طرح بھی) تکلیف پہنچاؤ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور نہ یہ کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔"

(احزاب/۵۳)

ازواج مطہرات کی بلندی اور عظمت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ساری زندگی تنگی اور عسرت سے گذار کیا (جس میں زمانہ بیوگی بھی شامل ہے) لیکن کبھی بھول کر بھی نکاح ثانی کا خیال ذہن میں آنے نہ دیا۔ زمانۂ بیوگی کے طویل عرصوں میں بھی اگر کوئی ان کا مشغلہ اور مقصد تھا تو وہ ایک ہی تھا ——— تبلیغ و تعلیم اسلام۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب سیزدہم

حضورؐ کی محبت ازواج مطہرات سے

حضورؐ کی محبت ازواج مطہرات سے کیسی تھی ؟ کتنی تھی ؟ اس سوال کے جواب میں ہمیں دُور جانا نہیں پڑے گا۔ کافی شہادتیں قرآن پاک میں موجود ہیں۔ ایک جگہ آتا ہے :-

"اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال کیا ہے اُسے آپؐ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لئے ؟ اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا ہی رحیم ہے اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا توڑنا مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ تمہارا کارساز ہے۔ وہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔ اور یاد رکھو جب پیغمبرؐ نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے چپکے سے فرمائی۔ پھر جب اُن بیوی نے وہ بات کسی اور کو بتلا دی۔ اور اللہ نے پیغمبر کو اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب پیغمبرؐ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ بولیں کہ آپؐ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپؐ نے کہا مجھے خبر دی ہر علم رکھنے والے اور ہر خبر رکھنے والے نے۔ اے دونوں (بیویو) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل اسی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور اگر پیغمبرؐ کے مقابلہ میں تم کاروائیاں کرتی رہیں تو پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبرئیل ہیں اور نیک مسلمان ہیں۔ اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔" (تحریم / ۱ تا ۴)

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ :۔

(ا) حضورؐ اپنی ازواج سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے کہ کبھی کبھی ان کی ناپسندیدہ غذا کو نہیں کھاتے تھے۔ اور ان کی ناپسندیدہ پوشاک کو نہیں پہنتے تھے۔ چونکہ آپ کی سیرت رہنمائی اور مثال پیش کرتی تھی اس لئے خطرہ تھا کہ کہیں مومنین بھی ان حلال چیزوں کو حرام سمجھ کر کھانا یا پہننا چھوڑ دیں چنانچہ وحی قرآنی نازل ہوئی۔

(ب) حضورؐ اپنی ازواج سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے کہ ان کی خاطر آپؐ نے چند ایسی قسمیں کھائی تھیں جو کھانا نہیں چاہیئے تھا۔ چنانچہ وحی قرآنیہ کو نازل ہو کر ان قسموں کے توڑنے کا راستہ بتانا پڑا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(ج) حضورؐ اپنی ازواج کی خوشی حاصل کرنے کی ہر جائز تدبیر اختیار فرماتے اور ان کی الگ الگ ضروریات کی چیزیں فراہم کرتے (مثلاً ابتدائی دور میں حضرت عائشہؓ کے لیئے گڑیا)

(د) آپؐ ان کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے اور انہیں بھی اپنے رازوں کا شریک بناتے کبھی کبھی ایک راز صرف ایک ہی بیوی کو بتاتے

(ر) اگرچہ کبھی کبھی انسانی کمزوریوں کی بدولت آپس میں اختلافِ نظر ہو جایا کرتا تھا۔ پھر بھی عام طور پر ازواج مطہرات کا باہمی سلوک خلوص خدمتِ خواہری اور خیر سگالی کا آئینہ دار تھا۔ وہ آپس میں کبھی کبھی ایک دوسرے کو راز میں شریک کر لیتیں۔

(س) ازواج مطہرات کو گھر کے اندر تمام آزادیاں حاصل تھیں۔ ان کی خودداری اور خود اعتمادی ہر طرح محفوظ تھی۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ کبھی کبھی انہوں نے یا ان میں سے چند نے حضورؐ کے مقابلہ میں اتحاد کر لیا جب تک یہ اتحاد اسلامی حدود کے اندر تھا، حضورؐ اس کی اجازت عطا فرماتے تھے۔ یہاں پر وحی قرآنیہ کو نازل ہو کر صورت حال کی اصلاح کرنی پڑی کیونکہ اس کی ضرورت آپڑی تھی۔ اور دونوں ازواج مطہرات کو توبہ کا حکم دیا گیا۔

پیغمبر اسلام کی گھریلو زندگی کی اہم جھلکیاں ہمیں قرآن مجید میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی نظر آتی ہیں اور سیرت کی کتابوں میں بھی۔ ہم علامہ ابن قیم کی مشہور کتاب زاد المعاد کی چند سطریں پیش کرتے ہیں:۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ نہایت محبت اور حسن سلوک کا معاملہ کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس انصار کی لڑکیاں جمع ہو جاتیں اور آپؐ ان کو ان کے ساتھ کھیلنے کے لئے چھوڑ دیتے۔ اگر وہ کسی ایسی بات کی خواہش کرتیں جس میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو آپؐ ان کی خواہش پوری کر دیتے۔ وہ جس برتن سے پانی پیتیں آپؐ بھی اس برتن سے ان کے منہ لگانے کی جگہ منہ لگا کر پانی پی لیتے۔ جس ہڈی کو وہ چوستیں اس ہڈی کو آپؐ بھی لیکر چوستے۔

ایک مرتبہ اہل حبشہ مسجد نبوی کے پاس اپنے کرتب دکھا رہے تھے۔ آپؐ نے حضرت عائشہ کے لئے اس کا موقع پیدا فرما دیا کہ وہ آپؐ کے کندھے کی اوٹ سے ان کے کرتب دیکھ لیں۔ دو مرتبہ آپ سفر کے موقع پر ان کے ساتھ دوڑے بھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہو۔ نماز عصر پڑھ کر آپ کا معمول تھا کہ تمام ازواج کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہاں تشریف لے جاتے اور ان کی خیر خیریت دریافت فرماتے
پھر شب میں جس کی باری ہوتی ان کے یہاں قیام فرماتے۔
(زاد المعاد۔ جلد ا صفحہ ۳۸)

محبت خصوصاً ازدواجی محبت ایک ضرورت ہے، عشرت نہیں ہے اگر گھر میں محبت نہیں ہے تو یقیناً گھر سے باہر بھی اس کے لئے محبت نہیں ہے محبت اسی قدر ضروری ہے جسقدر عقل جسقدر خون کا دوران، جسقدر قوت ہاضمہ۔ انسان کا کوئی تعلق انسان سے کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر اس کے پیچھے جذبہ محبت نہ ہو۔ پیغمبر اسلام نے بھی محبت کی بڑی بڑی مثالیں قائم کیں۔ وہ ہر کس وناکس سے محبت کرتے تھے۔ خصوصاً ازواج مطہرات سے۔ ہر چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے کے لئے ان کے پاس وہ فاضل ہمت تھی، وہ فاضل وقت تھا، وہ فاضل جذبہ تھا جو بے محبت انسانوں کے پاس نہیں ہوتا۔ اور کتنے کام دیکھنے میں چھوٹے ہوتے ہیں لیکن ان کی اہمیت بڑی ہوتی ہے۔ حضورؐ چھوٹے کام اور بڑے کام اپنے دست و بازو سے کرتے بھی تھے اور اپنی مثال سے دوسروں کو ترغیب بھی دیتے تھے۔

لیکن اپنی تمام محبت اور عشق صادق کے باوجود حضورؐ بڑی سختی سے باز پرس فرماتے تھے، اگر کوئی اسلام کے حدود کو توڑ دیتا یا اس کے احکام کی نافرمانی کر دیتا۔ اپنے ذاتی معاملات میں وہ ہمیشہ ٹال جاتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیکن جہاں تک اسلام کا تعلق تھا ان کی نگاہِ احتساب سے بچ نکلنا ہرگز ممکن نہ تھا۔ یہ سختی ازواج مطہرات کے متعلق اور بھی شدید تھی۔ حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر آپؐ کا اور کون محبوب ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک بار وہ طنزاً بول گئیں کہ "صفیہؓ میں یہ عیب کیا کم ہے کہ وہ پست قد ہیں"۔

چونکہ یہ بات طنزاً اور تحقیراً کہی گئی تھی اس لئے آپؐ نے فوراً ان کی تنبیہ فرمائی اور جن الفاظ میں فرمائی ذرا ان کے تیور ملاحظہ ہوں:۔

"عائشہ تم نے ایک ایسی بات زبان سے نکال دی ہے کہ اگر وہ سمندر میں بھی ملا دی جائے تو اس کی کڑواہٹ اس کو تلخ تر کر کے رکھ دے۔"

مولانا امین احسن اصلاحی اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:۔

حضورؐ کا یہ محاسبہ بھی درحقیقت آپؐ کی محبت کا ایک پہلو تھا۔ جو لوگ اپنے گھر والوں سے محض مادی قسم کی محبت رکھتے ہیں وہ ذاتی عیش و آرام سے تعلق رکھنے والی باتوں پر تو بڑے سخت گیر اور تنگ مزاج ہوتے ہیں۔ ممکن نہیں ہے کہ کوئی ادنی کوتاہی بھی کسی سے سرزد ہو جائے اور وہ اس کو نظر انداز کر جائیں لیکن خدا اور شریعت کے معاملات میں وہ بڑے روادار اور فیاض ہوتے ہیں۔ بیوی بچوں میں جس کا جی چاہے اپنی آخرت کی بربادی کے لئے جو چاہے کر گذرے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہیں کبھی ان کو ٹوکنے کی توفیق نہیں ہو گی ۔ حالانکہ حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کوتاہیوں کو نظر انداز کریں جو ان کی اپنی ذات کے معاملہ میں ہوں اور ان باتوں پہ گرفت کریں جن کا تعلق آخرت سے ہو۔ حضورؐ کا طریقہ یہی تھا۔ آپ اپنے آرام سے زیادہ اس بات کے لئے فکر مند رہتے کہ گھر والے اپنی اپنی اخروی ذمہ داریوں سے غافل نہ ہونے پائیں"۔

حضورؐ کی محبت اپنے ازواج سے اگر کسی واحد مصلحت پر مبنی تھی تو صرف یہ کہ ان کی عاقبت بہتر سے بہتر ہو جائے۔ اسی لئے آپ سخت گیر تھے عبادات میں۔ آپ چاہتے تھے کہ فرائض تو اپنی جگہ لازم ہیں لیکن نوافل بھی چھوٹنے نہ پائیں۔ جب کبھی دروازے پہ کوئی سائل آتا تو گھر والوں کو اس کے حقوق یاد دلاتے۔ کوئی مہمان آتا تو اس کی خدمت پہ سب کو ابھارتے۔ خصوصاً جبکہ وہ خود سخت تنگی اور ترشی میں مبتلا ہوا کرتیں۔ اکثر وہ ان سے فرداً فرداً اور پھر اجمالاً کہا کرتے کہ اپنی اپنی آخرت کے لئے جو کچھ کر سکتی ہو یہیں کر لو میں وہاں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب چہار دہم

ازواجِ مطہرات کی محبت حضورؐ سے

کونسا شخص حقیقت میں کیا ہے؟ کونسی ذہنیت اور طبیعت رکھتا ہے، اس کے ظاہر اور باطن میں کیا فرق ہے؟ اگر جاننا چاہتے ہو تو اس کی گھریلو پرائیویٹ لائف دیکھو۔ یہ ممکن ہے کہ ایک بد سیرت اور بد کردار شخص گھر سے باہر اپنے آپ کو خوبیوں اور نیکیوں کا مجسمہ دکھلائے لیکن بیوی پر اس کا جادو چل نہیں سکتا۔ وہ اس کے ظاہر و باطن کو خوب سمجھتی ہے۔ وہ اس کی خامیوں کو جانتی ہے۔ اس کے مزاج اور شوق کو پہچانتی ہے، اس کے رازہائے درون پردہ سے واقف ہے۔ کتنا صحیح کسی نے کہا ہے۔ "کوئی شخص اپنے گھر میں ہیرو نہیں بن سکتا"

مولانا سید جعفر شاہ پھلواروی اپنے ایک مضمون "سب سے بڑا معجزہ" میں لکھتے ہیں:۔

"ایک عورت کی ان فطری خصوصیات کو سامنے رکھ کر حضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

خدیجۃ الکبریٰ کو دیکھئے۔ اس کے سامنے اس کا شوہر ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ یا یوں کہئے ایک دعویٰ کرتا ہے۔ دعویٰ بھی کوئی معمولی نہیں نبوت کا دعویٰ، وحی خداوندی کا دعویٰ، جبرئیل سے ہمکلامی کا دعویٰ ایک ایسا دعویٰ جس کا پہلے کبھی کوئی اشارہ تک نہ کیا تھا۔"

"پھر یہ رفیقۂ زندگی کوئی معمولی عورت نہیں۔ ملک التجار ہے، جہاں دیدہ ہے، زمانے کے نشیب و فراز سے اچھی طرح واقف ہے، اسے کوئی فریب نہیں دے سکتا، مزید براں اتنی کم عمر بھی نہیں ہے جو سن رسیدہ شوہر کی باتوں میں آجائے بلکہ شوہر سے پندرہ سال بڑی ہے۔ اس پر لطف یہ کہ معاشیات میں شوہر کی محتاج بھی نہیں ہو کسی بات کے دباؤ میں آکر مان لے بلکہ خود کفیل ہے، خود کفیل ہی نہیں بلکہ شوہر کی بھی کفالت کرتی ہے۔ بیوی ہے۔ شوہر کی کوئی بات اور کوئی ادا اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں، وہ شوہر کی جلوت سے بھی واقف ہے اور خلوت سے بھی۔ دانائے راز ہے۔ زندگی کا کوئی گوشہ اس سے پوشیدہ نہیں۔

"وہ جہاں دیدہ، صاحب فراست دوربیں نگاہیں رکھتی ہے۔ جانتی ہے کہ شوہر کے پیغام کو قبول کرنا زمین و آسمان کو دشمن بنانا ہے، خاندان کی اور پوری قوم کی دشمنی مول لینا ہے، آفات کا سامنا کرنا اور مسلسل آزمائشوں کی بھٹیوں میں جلنا ہے۔ جان و مال و آبرو ـــــــ غرض ہر متاع زندگی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ پورے معاشرہ کے رسم و رواج ہی سے نہیں بلکہ ان کے سارے معبودوں سے انکار کرنا ہے۔

صرف اسی قدر نہیں۔ یہ پیغام ایسا ہے جو زندگی کا اور پوری زندگی کا سودا ہے۔ ایسی استقامت چاہتا ہے جس میں کبھی کوئی تزلزل نہ آئے۔ بلکہ قدم قدم پر بڑی سے بڑی قربانیاں طلب کرتا ہے۔ پھر ان تمام قربانیوں کا کوئی فوری فیصلہ اس زندگی میں ملنے کی ضمانت نہیں۔ بس ایثار و قربانی کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو مرنے کے بعد ختم ہوگا۔ صلہ کا وعدہ ہے مگر مرنے کے بعد۔ عیش و آرام، عزت و وقار، دولت و ثروت، برادری و قرابت، گھر بار، سوشل تعلقات اور کاروبار، روزگار اور وطن، سب کچھ داؤ پر لگانے کی دعوت ہے۔

پھر پیغام دینے والا اس پوری کائنات میں تنہا ہے۔ اس کا کوئی حامی و مددگار نہیں، اس کے ساتھ کوئی قوم یا جماعت نہیں، کوئی دولت و اقتدار اس کی پشت پر نہیں۔

اگر یہ رفیقۂ زندگی اپنے ازدواجی تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے شوہر کے پیغام کو قبول نہ کرے تو اسے کسی نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اگر وہ صاف انکار نہ کرے تو خاموش رہ سکتی ہے۔ گول مول جواب دے سکتی ہے اور نہایت زیرکی کے ساتھ حالات کا جائزہ لے سکتی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور مستقبل کے نتائج کا انتظار کر سکتی ہے۔ اگر وہ چاہے تو خاموش رہ سکتی ہے، بہانے بنا سکتی ہے، ٹال مٹول کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتی تھی اور بظاہر اس کا کوئی نقصان نہ تھا۔

مگر ہوا کیا؟ وہ پیغام سن کر اس پوری کائنات میں سب سے پہلے ایمان لے آتی ہے اور ایمان لانے والوں کی صف میں سر فہرست اس کا نام لکھا جاتا ہے، آزمائشیں شروع ہو جاتی ہیں، تن من دھن، اور اپنی ہر متاع عزیز شوہر کے پیغام پر قربان کرنا شروع کر دیتی ہے۔

یہ سلسلہ دس سال تک قائم رہتا ہے۔ ساتویں سال کے بعد شعب ابی طالب میں سبھوں کے ساتھ اس کا بھی مقاطعہ کلی ہوتا ہے اور وہ تین سال تک محصور رہتی ہے۔ یہ ملک التجار اور دولت مند رفیقۂ زندگی اپنی محصوری کے دوران فاقوں پہ فاقے کرتی ہے، دنیا کی ساری تکلیفیں جھیلتی ہے۔ اس کی صحت پہ جو اثر پڑا وہ محصوری کے بعد ہی اس کی موت پر منتج ہوا۔

لیکن آپ نے دیکھا کہ کبھی کوئی حرفِ شکایت اپنی زبان پر لائی ہو؟ کبھی اُف بھی کی ہو، کبھی عاجز آکر اپنے شوہر سے یہ بھی کہا ہو کہ تم نے کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے، کبھی اس کے پائے ثبات میں لغزش آئی ہو؟......

toobaa-elibrary.blogspot.com

استغفراللہ! ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ جو آزمائش ہوتی ہے وہ اس کے ایمان کو پختہ سے پختہ تر کر دیتی ہے۔ ہر ابتلا اس میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے، ہر مصیبت اسے پیچھے ہٹانے کی بجائے اور آگے بڑھاتی جاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اگر شوہر کے ماتھے پر بہ تقاضائے بشریت کوئی بل آجاتا ہے تو اس کی دل شکستگی کو بھانپ کر اسے سہارا دیتی ہے، حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کرتی ہے۔ اس کے دکھے ہوئے دل کا مرہم اور اس کے زخموں کا پھایا بن جاتی ہے۔

محمدؐ کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ آپؐ کے پیغام کو سب سے پہلے آپؐ کی رفیقۂ زندگی نے قبول کیا۔

(ماخوذ از "خاتون پاکستان" رسول نمبر)

یہ حضرت خدیجہ ہی تھیں جنہوں نے رسول اللہؐ کے دل کو سکون بخشا جبکہ آپؐ پہلی وحی قرآنیہ پاکر اور حضرت جبرئیلؑ کا مشاہدہ کرکے ڈرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے گھر آئے تھے۔ آپؐ نے ساری کیفیت خدیجہؓ سے بیان فرمائی۔ انہوں نے تسلی دی اور کہا آپ صدقہ و خیرات کرتے ہیں، قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، حق کا ساتھ دیتے ہیں، آپؐ خدا سے ڈرتے ہیں، آپؐ کا شیوہ ہر ایک کے ساتھ احسان اور حسن سلوک ہے۔ خدا آپؐ کو ضائع نہیں کرے گا۔ (بخاری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ ہے شہادت آپؐ کے کردار کی، رفیقہ حیات کی طرف سے، سب سے قابلِ اعتماد ذریعہ کی طرف سے۔

امہات المومنین میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر کسی نے آپؐ کے اوصاف تفصیل سے نہیں بیان کئے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم کی عادت کسی کو برا کہنے کی نہ تھی۔ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ درگذر کرتے تھے اور معاف فرما دیتے تھے، آپؐ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں جو آسان ہوتی اس کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، ورنہ آپؐ اس سے بہت دُور ہوتے آپؐ نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملہ میں انتقام نہیں لیا، لیکن جو احکام الٰہی کے خلاف کرتا، خدا اس سے انتقام لیتا تھا، یعنی خدا کی طرف سے آپؐ اس پر بموجب احکام ربانی حد جاری فرماتے تھے۔ آپؐ نے نام لیکر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی۔ آپؐ نے کبھی کسی غلام کو، لونڈی کو، عورت کو، خادم کو، جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، آپؐ نے کبھی کسی کی کوئی درخواست رد نہیں فرمائی۔ لیکن یہ کہ وہ ناجائز ہو۔ آپ جب گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خنداں، ہنستے اور مسکراتے ہوئے، دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ باتیں ٹھہر ٹھہر کر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس طرح فرماتے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔
حضرت عائشہ رضہ سے جب پوچھا گیا کہ حضور کا کردار کیسا تھا۔
تو آپ نے جواب دیا "وکان خلقہ القرآن"۔ (جیسا قرآن چاہتا ہے
ویسا ہی تھا)
عام صحابۂ کرام تو الگ خود امہات المومنین کیوں ایمان لائیں
کیوں اتنی ثابت قدمی سے مصیبتوں کے پہاڑ کو سنبھالا، بیشک
پیغام تھا حق کا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ پیغام بر بھی ہمیشہ سے حق پر تھا
جناب مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی اپنے ایک مضمون میں فرماتے
ہیں ـــ :۔
سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضہ ہی کو لیجئے۔ ان کے خاندان کے
زیادہ تر لوگ اسلام کے سخت دشمن تھے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا
حقیقی بھائی نوفل، ان کا چچا زاد بھائی اسود بن مطلب اور اسود کا
بیٹا زمعہ۔ یہ لوگ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ابو جہل کے
دست راست تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ حضور کی رفاقت اور
پشت پناہی کرتی رہیں اور خود اپنے میکہ والوں کی دشمنی کی
انہوں نے ذرہ برابر پرواہ نہ کی۔
حضرت ام سلمہ رضہ کو دیکھیئے۔ ان کے ایک چچا کا بیٹا ابو جہل تھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسرا چچا ولید بن مغیرہ تھا۔ وہ اور اس کے بیٹے خالد بھی اسلام کے سخت دشمن تھے۔ ان کا اپنا حقیقی بھائی عبداللہ بن امیہ ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں سرگرم تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ بہادر خاتون اسلام لائیں اور جب خاندان والوں نے بہت زیادہ تنگ کیا تو گھر بار اور خاندان کو چھوڑ کر حبش کی طرف ہجرت کر گئیں۔

سب سے زیادہ سبق آموز مثال حضرت ام حبیبہؓ کی ہے جو بنی امیہ کے اس خاندان سے تھیں جس کا بچہ بچہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں سانپ اور بچھو بنا ہوا تھا۔ ان کا باپ ابوسفیان وہ شخص تھا جو مسلسل اکیس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسرپیکار رہا۔ ان کی ماں ہند بنت عتبہ وہ عورت تھی جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی۔ ان کی پھوپھی ام جمیل، یعنی ابولہب کی جورو، وہ عورت تھی جسے قرآن میں "حمالۃ الحطب" کا خطاب دیا گیا ہے۔ ان کا نانا عتبہ بن ربیعہ قریش کے ان سرداروں میں سے تھا جو اسلام کی دشمنی میں سب سے پیش پیش تھے۔ اندازہ کیجئے کہ ایسے خاندان کی لڑکی کا اسلام قبول کرنا کس قدر مشکل تھا۔ مگر آپ کو تعجب ہوگا کہ مکہ کے ابتدائی پانچ سالوں میں جو لوگ ایمان لائے تھے ان میں ایک ام حبیبہؓ بھی تھیں

("مضمون خواتین اور اسوۂ رسولؐ")

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب پانزدہم

خدمتِ اسلام میں ازواج مطہراتؓ کی کارگذاریاں

اس کتابچہ کو ختم کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ازواج مطہرات کی ان کارگذاریوں پر ایک نگاہ ڈال لیں جو انہوں نے فرداً فرداً خدمتِ اسلام میں انجام دی ہیں۔

حضرت خدیجہؓ

(۱) آپ حضورؐ کی سب سے پہلی بیوی ہیں۔ آپ کی زندگی میں حضورؐ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

(۲) تمام بی بیوں میں فقط آپ ہی ایسی تھیں جس کے مال نے حضورؐ حضورؐ کو فائدہ دیا۔

(۳) مردوں اور عورتوں میں سب سے پہلے آپ ہی حضورؐ پر ایمان لائیں۔

(۴) آپ کے سوا کسی بی بی (سوائے حضرت ماریہ قبطیہ) سے حضورؐ کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اولاد نہیں ہوئی۔ آپ ہی سے حضورؐ کی اولاد کا سلسلہ قائم ہوا۔

(۵) اور قریش کی عورتوں میں خدیجہؓ نسب، مال اور شرافت ہر لحاظ سے زیادہ تھیں۔ (کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۰)

(۶) مشرکوں کی تردید اور تکذیب سے جب کبھی حضورؐ کبیدہ خاطر ہوتے تو حضرت خدیجہ تصدیق کرتیں، تائید کرتیں، اور مشرکوں کے معاملہ کو معمولی ثابت کرتیں، پھر آپ کی کبیدہ خاطری دور ہو جاتی (استیعاب)

(۷) جب رسول اکرم کو کافروں نے "شعب ابی طالب" میں پورے تین سال تک محصور رکھا تو یہ غمگسار بیوی اس صبر آزما گھڑی میں آپؐ کے ہمراہ مصائب جھیلتی رہیں اور اف تک نہ کیا۔ سیرت ابن ہشام میں ہے۔ "اور وہ رسول اللہ کے ساتھ رہیں اور شعب ابی طالب میں بھی آپؐ کے ہمراہ رہیں۔ (جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

(۸) سیرت ابن ہشام میں ہے۔ "اور وہ اسلام کے معاملہ میں آپ کی سچی مشیر و وزیرہ تھیں"۔

(۹) ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "جنتی عورتوں میں سے افضل ترین خدیجہؓ، فاطمہؓ، مریمؑ اور آسیہؓ ہیں"۔ (یعنی خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ، مریمؑ بنت عمران، اور آسیہؓ بنت مزاحم)

(۱۰) استیعاب میں ہے کہ ایک دفعہ حضورؐ نے آپ سے فرمایا: جبرئیل تم پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلام کہتے ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جبرئیل نے کہا یا حضرت! خدیجہ رضہ سے فرمائیے کہ رب العالمین ان کو سلام کہتے ہیں۔

(۱۱) صحیح مسلم (جلد ۲ صفحہ ۳۳۳) میں ہے۔ حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ میں نے خدیجہ رضہ کو نہیں دیکھا لیکن مجھ کو جس قدر ان پر رشک آتا ہے کسی اور پر نہیں آتا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضورؐ ہمیشہ ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔

(۱۲) حضورؐ ہمیشہ جب کبھی خدیجہ رضہ کا ذکر فرماتے تو تعریف اور دعا کرتے ان کی سہیلیوں کو ہدیے اور تحفے بھیجتے۔ آپ کے رشتہ داروں کی خاطر مدارات کرتے۔ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ اکثر خدیجہ رضہ کا ذکر فرمایا کرتے۔ ایک دفعہ جب ان کا ذکر فرما رہے تھے، میں بول اٹھی یا رسول اللہ! آپؐ کیا اس بڑھیا کا ذکر بار بار چھیڑتے ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو اچھی اچھی بیویاں دی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے اس سے اچھی بیوی کوئی نہیں ملی۔ وہ اس وقت ایمان لائی تھیں جب کہ سب لوگ کافر تھے۔ انہوں نے اس وقت تصدیق کی تھی جب تمام لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے۔ انہوں نے اس وقت مال و دولت میرے سپرد کر دی جبکہ میں اس سے محروم تھا۔ اللہ نے مجھے ان کے بطن سے اولاد بخشی۔ اور یہ شرف کسی کو حاصل نہیں (سوائے حضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماریہ قبطیہؓ کے)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اس دن سے میں نے یہ عہد کر لیا کہ اب کبھی ایسی بات نہ کروں گی جس سے حضرت خدیجہؓ کی تحقیر ہو۔

حضرت سودہ

(۱) آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں حضور سرور کائناتؐ کے سلسلۂ نسب سے جا کر مل جاتا ہے۔

(۲) وہ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہوئیں۔ اس وقت ان کے شوہر سکران کافر تھے۔ لیکن ان ہی کی تبلیغ سے آگے چل کر مسلمان ہو گئے۔ پہلی ہجرت حبشہ میں میاں بیوی دونوں شامل تھے۔

(۳) طبقات ابن سعد (جلد ۸ صفحہ ۳۰) میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ "سودہؓ کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہ ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی۔"

حضرت عائشہؓ

(۱) وہ حضورؐ کی واحد کنواری بیوی ہیں (سوائے حضرت ماریہ قبطیہؓ کے)

(۲) صحیح مسلم (جلد ۲ صفحہ ۲۸۵) میں لکھا ہے۔ حضرت عائشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم مجھے خواب میں تین مرتبہ دکھائی دیں تمہیں فرشتہ سفید ریشم میں میرے پاس لایا اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہیں اور تمہارا چہرہ کھول کر دکھایا۔ تم بالکل ویسی ہی ہو۔ اس وقت میں نے کہا تھا کہ اگر یہ خواب ظاہر پر محمول ہے تو ایسا ہی ہوگا۔"

واضح رہے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔

(۳) چونکہ آپ اپنے والدین کے زمانہ اسلام میں پیدا ہوئی تھیں اس لئے آپ پیدائش ہی سے شرک و کفر کی آلودگی سے پاک رہیں۔

(۴) آپ کے کردار اور عصمت و براءت میں قرآن شریف کی آیات نازل ہوئیں۔

(۵) آپ ہی کے لحاف میں کئی بار حضورؐ کو وحی ہوئی۔ کسی اور بیوی کے لحاف میں نہیں ہوئی۔

(۶) ان ہی کے حجرے میں اور ان ہی کے آغوش میں سر رکھے ہوئے حضورؐ کا وصال ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

(۷) عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ فہم قرآنی، احکام حلال و حرام، اشعار عرب اور علم الانساب میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہ پایا۔ یہی وجہ ہے کہ جلیل القدر صحابہ بھی پیچیدہ مسائل کے حل میں حضرت عائشہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ (جلاء الافہام۔ ابن قیم و ابن سعد جز ۲۔ صفحہ ۲۶)

علم کلام کے متعدد مسائل میں منفرد مقام رکھتی تھیں مثلاً رویت باری تعالیٰ

toobaa-elibrary.blogspot.com

علمِ غیب ، عصمتِ انبیاء ، معراج ، ترتیب خلافت ، سماع موتیٰ وغیرہ۔

علم اسرارِ دین میں گہری معلومات تھیں اور ان سے اس سلسلہ میں بہت سے مسائل مروی ہیں مثلاً قرآن مجید کی ترتیب نزول ، مدینہ میں اسلام کی کامیابی کے اسباب ، غسل جمعہ ، نماز قصر کی علت ، عاشورہ کے روزہ کا سبب ، حج کی حقیقت ، ہجرت کے معنیٰ وغیرہ۔

تاریخ عرب میں ان کا جواب نہ تھا۔ خود تاریخ اسلام کا ایک بڑا حصہ ان ہی سے مروی ہے۔

(۸) حضرت عائشہ نہایت فصیح و بلیغ تھیں۔ ان کی گفتگو نہایت بامحاورہ مختصر مگر پُر معنی ، جیسے اور ادبیت میں اعلیٰ پایہ کی ہوتی تھی ، چنانچہ آپ کے ایک شاگرد موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی فصاحت و بلاغت کے بہت سے نمونے عربی کتابوں میں درج ہیں۔

(۹) بہت سے محدثین کا قول ہے کہ اگر حضرت عائشہؓ نہ ہوتیں تو نصف علم حدیث ضائع ہو جاتا۔ باوجودیکہ آپ ایک پردہ نشین عورت تھیں اور آپ کو علم حدیث کی اشاعت کے وہ ذرائع میسر نہ تھے جو عموماً اصحابؓ کرام کو تھے لیکن پھر بھی آپ سے اسقدر حدیثیں مروی ہیں کہ راویانِ حدیث میں کثرتِ روایت کے سبب جو صحابہ ممتاز ہیں ان میں آپ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

درجہ چھپا ہے۔ آپ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے جن میں سے ایک سو چوہتر پر شیخین نے اتفاق کیا ہے۔

(۱۰) بڑے بڑے صحابہ اور تابعین آپ کے علم و فضل کے علاوہ آپ کے تفقہ اور قوت اجتہاد کے بھی معترف تھے۔ دوسرے صحابہ جہاں حدیث کی صرف روایت کرنا ہی کافی سمجھتے تھے آپ وہاں روایت حدیث کے علاوہ اس کی تصریح و تشریح بھی فرمایا کرتی تھیں۔ حدیث کا صحیح صحیح مفہوم و مطلب واضح کرتیں۔ اگر کوئی حدیث کا غلط مفہوم بیان کرتا تو اپنی خداداد ذہانت اور قوت اجتہاد سے اسکی اصلاح فرماتیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرمایا کرتے تھے "ہم صحابۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسی مشکل بات کبھی پیش نہیں آئی کہ جس کو ہم نے عائشہ سے پوچھا ہو اور ان سے اس کے متعلق ہمیں کچھ معلومات نہ ملے ہوں"۔

مسروق بن اجدع تابعی جو آپ ہی کے پروردہ و تعلیم یافتہ بلکہ متبنیٰ تھے فرماتے تھے —— خدا کی قسم میں نے بڑے بڑے صحابہ کو ان سے فرائض کے مسئلے دریافت کرتے دیکھا ہے۔"

مشہور تابعی امام زہری جنہوں نے بڑے بڑے اکابر صحابہ سے فیض پایا تھا کہتے ہیں —— اگر تمام مردوں اور امہات المومنین کا علم ایک جگہ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ کا علم ان میں سب سے وسیع ہو گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عطا ابن الرباح جو ایک ممتاز تابعی ہیں کہتے ہیں ——— عائشہ رضؓ سب سے زیادہ فقیہہ سب سے زیادہ صاحب علم اور عوام میں سب سے زیادہ ہر دل عزیز تھیں۔

(۱۱) حضرت عائشہ رضؓ درس بھی دیا کرتی تھیں۔ ان کے ممتاز شاگردوں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ جب کسی طالب یا طالبہ کو کچھ پوچھتے ہوئے حجاب ہوتا تو آپ فرماتیں۔ "پوچھو تم اپنی ماں سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔

(۱۲) حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے احد کے موقع پر حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلمہ رضؓ کو دیکھا کہ وہ کاندھوں پہ مشکیں اٹھائے ہوئے زخمیوں اور مومنوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں۔ پانی جب ختم ہو جاتا تو پھر مشک بھر لاتی تھیں اور زخمیوں کے منہ میں پانی ٹپکاتی جاتی تھیں۔

(صحیح بخاری غزوۂ احد)

(۱۳) جنگ بدر میں جس پرچم تلے فرشتوں نے لڑائی لڑی اور جس کے تلے لشکرِ اسلام نے اولین فتح حاصل کی وہ پرچم سیدہ عائشہ رضؓ ہی کی اوڑھنی سے تیار کیا گیا تھا۔ (سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۷)

(۱۴) سخاوت کا یہ عالم تھا کہ عبداللہ بن زبیر جو آپ کے متبنیٰ تھے آپ کی سخاوت دیکھ کر گھبرا گئے اور لوگوں سے کہا کہ انہیں ہاتھ روک کر خرچ کرنا چاہیئے۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی تو ان پر اتنا ناراض

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئیں کہ ان سے بات چیت ترک کر دی۔ اور قسم کھائی کہ بات نہ کریں گی چنانچہ عبداللہ بن زبیرؓ ایک عرصہ تک آپ کے معتوب رہے۔ بالآخر معافی مانگی۔ پھر حضرت عائشہ کا غصہ فرو ہوا۔

(۱۵) آپ خوبصورت، صحت مند، سرخ و سپید رنگت والی تھیں۔

حضرت حفصہؓ

(۱) آپ کو علم آپ کے باپ حضرت عمرؓ سے ترکہ میں ملا تھا۔ ایام جاہلیت میں حضرت عمرؓ اپنے علم و فضل کے سبب قریش میں ممتاز تھے اور قریش کی طرف سے گرد و نواح کے شاہوں کے درباروں میں سفارت کا کام انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ چونکہ ذوق علم سے آشنا تھے۔ اس لئے انہوں نے نہ صرف اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو لکھنا پڑھنا سکھایا بلکہ اپنی بیٹی اور بہن کو بھی۔

(۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں جو قرآن شریف مکمل کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا تھا وہ شہادت فاروقی کے بعد آپ ہی کے قبضہ میں رہا۔ آپ اسی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔

حضرت عثمانؓ کو جب قرآن شریف کی نقول کی ضرورت ہوئی تو آپ نے حضرت حفصہ سے اس قرآن شریف کو لیکر اس کی نقلیں کرائیں اور اصلی نسخہ آپ کے پاس بھیج دیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) آپ ہی کے متعلق جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا تھا۔ "حفصہؓ سے وہ شخص نکاح کرے گا جو عثمانؓ سے بہتر ہے۔ اور عثمانؓ کا نکاح اس عورت سے ہوگا جو حفصہؓ سے بہتر ہے۔"

حضرت ام سلمہؓ

(۱) آپ ابتدائی دس مسلمانوں میں تھیں اور آپ کے شوہر عبداللہ گیارہویں مسلمان تھے۔

(۲) آپ حبشہ کی طرف ہجرت اولیٰ میں شامل تھیں اور آپ ہی نے سب سے زیادہ واقعات وہاں کے بیان کئے ہیں۔

(۳) امہات المومنین میں حضرت عائشہ کے بعد علم میں آپکا کا درجہ تھا۔ آپ سے حدیثیں بھی مروی ہیں۔ آپ فتویٰ بھی جاری کرتی تھیں۔ ابوہریرہؓ جیسے ذی علم حضرات ان سے استفادہ کرتے تھے۔

(۴) صلح حدیبیہ کے موقع پر جو مشورہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اس سے آپ کی اعلیٰ فراست اور ذہانت ٹپکتی ہے۔ (مسند جلد ۶ صفحہ ۲۰۰) میں لکھا ہے۔ وہ کامل العقل صائب الرائے تھیں

(۵) امہات المومنین میں آپ کا انتقال سب سے پیچھے ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چوراسی سال تھی۔

(۶) حضرت امام حسین کی شہادت آپ کی عمر کے آخری سال میں ہوئی۔ جس دن

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت حسین میدان کربلا میں شہید ہوئے تھے آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور سرورِ کائنات نہایت مغموم و پریشان آپ کے پاس تشریف لائے سر اور ریش مبارک کے بال خاک آلود ہیں۔ فرماتی تھیں میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! حضورؐ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا کہ ابھی میرے سامنے حسین شہید ہوئے ہیں۔ اس خواب وحشت اثر کو دیکھ کر آپ زار و قطار رونے لگیں۔

(۷) آپ قرأت کے فن میں کمال پر تھیں اور کلام مجید کو رسول اللہ کے طرز پر پڑھا کرتی تھیں۔

(۸) آپ نے حضورؐ کے ایک موئے مبارک کو چاندی کی نلکی میں رکھ لیا تھا۔ جب مدینہ میں کوئی بیمار ہوتا تو پیالہ میں پانی بھیج دیتا آپ وہ نلکی پانی میں ڈال دیتیں مریض اس کو پی کر شفا پا لیتا۔

حضرت زینبؓ بنت جحش

(۱) وہ رسول اللہؐ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

(۲) حضورؐ نے ان کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام اور اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثؓ سے کرادی تھی اور اس طرح تاریخ عرب بلکہ تاریخ عالم میں پہلی بار آزاد اور غلام کی مصنوعی تفریق کو توڑ دیا تھا۔

"نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز"

(۳) حضورؐ سے آپ کی شادی خود اللہ نے کرادی تھی (احزاب ۱، ۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس لئے زمین پر رسم شادی کی ضرورت نہ تھی۔

(۴) جب آپ کو طلاق ہو گئی تو خود حضورؐ نے آپ کو ازواج مطہرات میں شامل کر لیا اور اس طرح جاہلیت کی وہ رسم توڑ دی کہ منہ بولے بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ سے شادی نہ کی جائے۔

(۵) سیدہ عائشہؓ کا بیان ہے ـــ میں نے کوئی عورت زینب سے زیادہ دیندار، پرہیزگار، راستباز، فیاض، صدقہ کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، اللہ کی رضا جوئی میں سرگرم رہنے والی نہ دیکھی۔ صرف مزاج میں کچھ تیزی تھی جس پر انہیں بہت جلد ندامت ہو جاتی تھی

(صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۳۵)

حضرت جویریہؓ

(۱) حضورؐ سے آپ کی شادی کے بڑے دور رس نتائج ہوئے۔ قبیلہ بنو مصطلق کے سینکڑوں غلام جو مسلمانوں کے پاس تھے اس شادی کے دن رہا کر دیئے گئے جس کا نفسیاتی اثر اس قبیلہ پر بہت گہرا پڑا۔ اس کے علاوہ یہ قبیلہ ذہنی طور پر مسلمانوں سے قریب آ گیا۔ اس نے آہستہ آہستہ اپنی اسلام دشمنی اور لوٹ مار کا پیشہ چھوڑ دیا۔ پُر امن شہری اور بالآخر اہل ایمان بن گیا۔ اس قبیلہ کے ٹوٹ جانے سے دشمنانِ اسلام کی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت صفیہؓ

(۱) باپ کی طرف سے آپ کے مورث اعلیٰ حضرت ہارونؑ برادر حضرت موسیٰؑ تھے۔۔۔

(۲) حضورؐ سے آپ کی شادی ہو جانے کے بعد یہودیوں نے عملی طور پر اسلام دشمنی چھوڑ دی۔

حضرت میمونہؓ

(۱) آپ کا نکاح حضورؐ سے اس وقت ہوا جب آپؐ عمرہ ادا کر رہے تھے۔

(۲) نسوانی مسائل کے متعلق بہت سی احادیث حضرت میمونہؓ سے مروی ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب شانزدہم

چند سوالات و جوابات

مندرجہ ذیل چند سوالات وہ ہیں جنہیں عام طور پر مستشرقین، یہودی اور عیسائی اٹھاتے ہیں اور ان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ پیغمبر اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائیں۔ :-

سوال

جب حضرت سودہؓ حضورؐ کی زوجیت میں موجود تھیں تو پھر حضرت عائشہ رضؓ سے شادی کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی۔

جواب

(ا) اس دوستانہ تعلق کو مضبوط تر کرنے کے لئے جو حضرت ابوبکر رضؓ سے پہلے ہی سے قائم تھا۔

(ب) خدمتِ اسلام کے لئے حضرت عائشہ رضؓ جیسی صلاحیتوں والی ہستی کو تعلیم و تربیت دینا۔

(ج) ان کی صلاحیتوں کو اسلام کے لئے استعمال کرنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سوال

کس طرح نو سال کی لڑکی ۵۴ سال کے شوہر کے ساتھ خوش رہ سکتی ہے؟

جواب

یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضؓ ۵۴ سال کے شوہر کے ساتھ خوش نہ تھیں۔ تمام کتب احادیث اس بات پر سختی سے متفق ہیں کہ تمام دیگر ازواج مطہرات کی طرح حضرت عائشہ بھی اپنی ازدواجی زندگی سے بہت خوش تھیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وحی الٰہیہ نے انہیں اور تمام دیگر ازواجِ رسول کو اجازت دی کہ وہ دو راستوں میں سے جسکو چاہیں آزادی سے منتخب کرلیں یعنی دنیا کے مال و متاع کی طرف جائیں اور حضورؐ انہیں خوش اسلوبی سے الگ کردیں یا پھر وہ اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی کو پیش نظر رکھیں۔ حضرت عائشہ رضؓ اور دیگر تمام ازواج نے اپنی آزادی فیصلہ کے ساتھ اللہ اور رسول کے راستے کو منتخب کیا حضرت عائشہؓ اگر خوش نہ تھیں تو الگ ہو جانے کا موقع اس سے بہتر اور کیا مل سکتا تھا۔

پھر آپ حضرت عائشہ رضؓ کے لئے کیوں پریشان ہیں؟ آپ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ زن و شو کے درمیان عمر کا فاصلہ تھا۔ لیکن آپ ذرا اپنے دامن میں بھی جھانک کر دیکھئے۔ آپ کی انجیل کہتی ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمان جیسے پیغمبران بھی سینکڑوں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ عورتیں رکھتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تھے۔ آپ کی انجیل یہ بھی کہتی ہے کہ (نعوذ باللہ نعوذ باللہ) حضرت لوط کے ناجائز تعلقات اپنی دختروں کے ساتھ تھے اور ان سے نسل چلی۔ اگر انجیل سچ ہے تو پھر آپ ان سب کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتے۔ کیوں ایسے مذاہب کو مانتے ہیں جن میں بزرگوں کی ایسی گھناؤنی مثالیں موجود ہیں؟ اور اگر انجیل ہی غلط ہے تو ایسی انجیل کو چھوڑ دیجیئے۔

سوال

چونکہ ایک کم سن لڑکی کی شادی ایک عمر رسیدہ شخص سے ہوگئی ورنہ اس پر واقعۂ افک کے الزامات نہ لگائے جاتے۔

جواب

جہاں تک الزامات کا تعلق ہے، حضرت مریم علیہا السلام پر زیادہ سنگین اور گھناؤنے الزامات لگائے جاچکے ہیں۔ اور محض الزامات لگا دینے سے کوئی ملزم مجرم نہیں بن جاتا۔ جرم کا ثبوت چاہیئے۔ جہاں تک حضرت عائشہ کا تعلق ہے اس سے بڑھ کر اس کی پاکدامنی کی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ وحی الٰہیہ نے اٹھ کر انہیں بے قصور اور بے داغ قرار دیا اور جن لوگوں نے ان پر الزامات لگائے تھے ان سے باز پرس کی۔ پھر خود جناب رسالت مآبؐ نے الزام لگانے والوں کو پورا پورا موقع دیا کہ وہ ثبوت اور شہادت پیش کریں لیکن کوئی ثبوت اور کوئی شہادت پیش نہ کر سکا یہ ایک سراسر جھوٹی افواہ تھی اور افواہ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاؤں سب سے تیز ہوتے ہیں۔

سوال

یہ کہاں تک صحیح ہے کہ پیغمبر اسلام خود اپنی پھپھیری بہن حضرت زینب بنت جحش سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے انہیں حضرت زیدؓ سے طلاق دلوا کر خود شادی کر لی۔

جواب

جیسا کہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ حضورؐ کی پھپھیری بہن تھیں۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کی شادی سے پہلے ان کو ہزاروں بار دیکھا ہوگا۔ اگر ان کے دل میں شادی کا کوئی ذرا سا بھی خیال ہوتا تو پیغام بھیجنے میں کیا قباحت تھی۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضورؐ نے خود عملی دلچسپی لیکر حضرت زینبؓ کی شادی حضرت زیدؓ سے کرا دی جبکہ حضرت زینبؓ اور ان کے گھر والوں کو کوئی خوشی اس رشتہ سے نہ تھی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو بذریعہ وحی خفی اطلاع دیدی تھی کہ حضرت زینبؓ اور حضرت زیدؓ کے مابین علیحدگی ہو جائے گی، حضورؐ پھر بھی کوشش کرتے رہے کہ یہ علیحدگی نہ ہو جیسا کہ سورۂ احزاب کی آیت ۳۷ سے ظاہر ہے۔ یہ آیت حضورؐ کے اس عمل پر تنقید کرتی ہے۔ اور یہ تنقید کچھ ایسی تیز ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ اگر قرآن پاک جناب رسولؐ کا لکھا ہوا ہوتا، تو وہ اس آیت کو شامل نہ کرتے۔ (یہ ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ثبوت ہے کہ قرآن پاک وحی الٰہی ہے انسانی تصنیف نہیں ہے)

اس کے علاوہ عدت طلاق کے ختم ہوتے ہی حضورؐ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کی فوری کوئی سلسلہ جنبانی نہیں کی۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح آسمان پر کر دیا (احزاب/ ۳۷) اور اطلاع بھیج دی۔

سوال

جب حضورؐ کو وحی خفی کے ذریعہ پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے درمیان طلاق ہو جائے گی، تو پھر وہ حضرت زیدؓ کو آخیر وقت تک یہ ازدواجی رشتہ قائم رکھنے کی ترغیب کیوں دیتے رہے ؟

جواب

پہلی بات تو یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تفرقہ کی کوشش گناہ ہے۔ اس کے برخلاف اس رشتہ کو برقرار رکھنے کی کوشش ثواب ہے۔ پیغمبر اسلام نے ثواب کا کام کیا اگرچہ وہ جانتے تھے کہ مستقبل کوئی اور تماشہ دکھانے والا ہے اس کے علاوہ اگر حضرت زینبؓ کو طلاق دینے کے متعلق زیدؓ کے ارادہ کی حمایت کرتے تو وہ اس الزام سے کس طرح بچ سکتے تھے کہ وہ خود زینبؓ سے شادی کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔

زیدؓ کو ترغیب دینا کہ تم زینبؓ سے رشتۂ ازدواج کو قائم رکھو ہرگز کوئی گناہ نہ تھا۔ اگر گناہ ہوتا اور وہ بھی پیغمبر سے سرزد ہوتا تو قرآن پاک ضرور حضورؐ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو توبہ اور طلب مغفرت کا حکم دینا۔

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبر اسلام نے حضرت جویریہؓ سے ان کے حسن کی خاطر شادی کی ؟ ۔

جواب

اگر حضورؐ حسن کے طلب گار ہوتے تو ان سے زیادہ حسین عورتیں آپ کو مل سکتی تھیں اور کمسن بھی اور کنواری بھی ۔ حضرت جویریہؓ اس وقت بیوہ تھیں سوال یہ ہے کہ خود حضرت جویریہؓ نے حضورؐ سے کیوں شادی کی ؟ وہ جنگی قیدی تھیں لیکن آزاد ہو چکی تھیں اگر وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتیں تو کوئی امر مانع نہ تھا ۔

سوال

اسلام کثرت ازدواج کی اجازت کیوں دیتا ہے ؟

جواب

کیا آپ کی خواہش ہے کہ وہ جنسی انارکی اور حیوانیت کی اجازت دیدے جیسا آجکل یورپ اور امریکہ میں عام طور پر بلا شرم و حیا ہو رہا ہے ۔

اسلام کثرتِ ازدواج کی اجازت دیتا ہے ، حکم نہیں دیتا ہے ۔ اور وہ بھی زیادہ سے زیادہ چار ، اور وہ بھی اس شرط پر کہ تمام بیویوں کے درمیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلوک یکساں ہو اور کسی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہ ہو۔ جب کسی ملک میں کبھی مردوں سے زیادہ عورتیں ہو جائیں ـــــ جیسا کہ جنگ کی صورت میں عموماً ہو جاتا ہے ـــــ تو کثرتِ ازدواج کے سوا کوئی عزت مندانہ حل نہیں ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ فاضل عورتوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے، آوارگی، بیماری اور ناجائز بچے پھیلانے پر؟

کثرت ازدواج حقیقت میں ایک ٹیکس ہے امیروں پر کہ ان کی آمدنی میں بیوہ بیکس بھی شریک ہو سکیں۔ اس سے آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بہت سے گھریلو مسائل کا حل ہے۔ کیا یہ ظلم نہ ہو گا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدی جائے اگر وہ دائم المریضہ ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اس دائم المریضہ کو بھی گھر میں رکھو اور اگر ہو سکے تو کسی اور بیوی کو بھی۔

سوال

اسلام میں باندیوں کی لامحدود تعداد کو بیوی بنانے کی اجازت کیوں ہے؟

جواب

غلامی میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کو بہت زیادہ مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر باندی کو اس کا آقا آزاد نہ کرے یا وہ خود اپنے زرِ فدیہ کا انتظام نہ کر سکے، تو اس باندی کی رہائی کی بہترین صورت شادی ہے۔ ایک باندی بیوی خود بخود آزاد ہو جاتی ہے اگر اس کا شوہر مر جائے یا مرتد ہو جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا قید ہو جائے وہ خود بخود آزاد ہو جاتی ہے اگر اس کو اولاد ہو گئی۔ اس طرح اسکی اولاد غلام اور باندی نہیں ہو سکتی۔ اس کا وہی درجہ ہے جو آزاد بیوی کا۔ اور اس کی اولاد کا وہی درجہ ہے جو آزاد بیوی کی اولاد کا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری عزت مندانہ صورت نہیں، جنگی قیدیوں اور باندیوں کو سوسائٹی میں ضم کرنے کی اور انہیں آزاد کرنے کی۔

سوال

پیغمبر اسلام نے اتنے الگ الگ خاندانوں میں شادی کیوں کی ؟

جواب

تاکہ دنیا سے نسلی، قبائلی، علاقہ واری، لسانی اور دیگر تعصبات کا خاتمہ ہو جائے، تاکہ شادی کے رشتے عالمگیر بنیادوں پر قائم ہو سکیں، تاکہ ثابت ہو کہ اسلام ایک بین الاقوامی امت ہے، اخوت ہے، جماعت ہے۔ حضورؐ نے شادیاں کی ہیں اسلام پھیلانے کے لئے، دشمنوں کو رام کرنے کے لئے۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ شادی سے اکثر وہ کام لیا جاسکتا ہے جو فوج کی فوج سے نہیں لیا جاسکتا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

روحانی معالج

مولانا محمد زاہد صدیقی

0333-4745084

جادو، جنات، بندش اور دیگر بیماریوں
کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں

نوٹ
آنے سے پہلے رابطہ کرلیں

مکان نمبر I-771، گلی نمبر 12/2 محلہ قاسم آباد نزد عبدالرافع جنرل سٹور، ڈھوک کھبہ راولپنڈی

toobaa-elibrary.blogspot.com

مضامین قرآن ایک ایسا وسیع ترین معلوماتی بحرِ بیکراں ہے جس تک کُلّی درجہ کی رسائی کسی کی ہوسکی ہے نہ ہوسکے گی۔ صاحبِ فکر وذوق اہل علم نے اپنے اپنے دور میں مخصوص علمی دائرے میں رہتے ہوئے جزوی طور پر اس کی ترجیحی ومنتخب ترتیب قائم کرنے کی کاوش کی ہے۔ یادر ہے قدیمی اصطلاحات کی جگہ جدید علمی اصطلاحات معرض وجود میں آچکی ہیں ہمارا سامنا افکارِ باطلہ (عقائد فاسدہ) کے ساتھ باطل نظاموں سے بھی ہے۔ ان سے آگہی اور اسلامی نظام برحق کی ہمہ جہتی برتری کا علمی شعور ہماری اہم ترین ضرورت ہے (اور رہے گی)۔ ''تلخیص البیان'' میں عصری تقاضوں کی اہم ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے منتخب مضامین قرآن کی اہم ترجیحی فہرست (450 مضامین قرآن) کی نشاندہی سمیت 112 تشریحی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ جسمیں عصرِ حاضر کے افکارِ باطلہ اور ذہنی خلجانات کو دور کرنے کی اہم کاوش نیز اسلامی نظام کے اہم ترین عنوانات کو وقت کے اہم علمی تقاضے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ سے مرعوب ہونے کی بجائے مضامین قرآن کی روشنی میں امتِ مسلمہ کی رہنمائی ہمارا دینی فریضہ ہے۔

اپنے علمی اثاثے کی حفاظت اور مطالعہ ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔

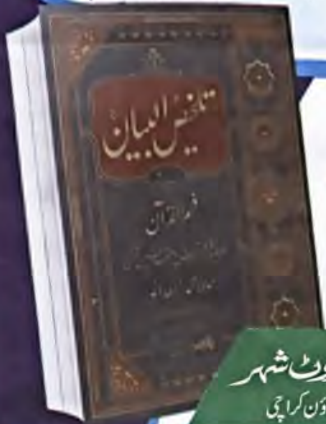

تلخیص البیان فی فہم القرآن

مؤلف: مولانا محمد زاہد انور مہتمم جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

- امام الاولیاء وشیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کا مکمل ترجمہ قرآن عزیز اس کا جزو خاص ہے۔
- وقت کے اہم تقاضوں پر چشم کشا حقائق کی نشاندہی کرتا فکر آمیز مقدمہ۔
- آیات نمبر کے مطابق خلاصہ مفہومِ آیات کا نیا اسلوب (مختصر ترین الفاظ میں مفہومِ کلامِ الٰہی کو بیان کرنے کی اہم کاوش)۔
- آخر میں چند اہم نوعیت کے علمی مضامین جن میں تحقیق محمود از افاداتِ محمودؒ، امام الحکمۃ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فہم دین کے حوالے سے خصوصی نقطۂ نظر اور فکر محمودؒ، بالخصوص خلاصہ مضامین قرآن جیسے اہم عنوانات شامل ہیں۔
- ہر علمی لائبریری کی ضرورت نیز مدارس کے مدرسین، علماء وطلباء (مع عالمات وطالبات)، خطباء اور مساجد میں درس قرآن دینے والے حضرات سمیت جملہ اہل علم کیلئے وقیع علمی ومعلوماتی خزانہ۔
- عصر حاضر کے اکابر وعلماء کا پسند فرمودہ۔

جدید علوم پر دسترس کے دعوے داروں کا خیال ہے کہ حاملینِ علومِ دینیہ کو عصرِ حاضر کے چیلنجز کا ادراک نہیں، ہمارا اصرار ہے کہ قرآن وسنت میں ہمہ جہتی چیلنجز (اعتقادی، معاشی، معاشرتی نیز اخلاقیاتی امراض) کا کامیاب عملی علاج تجویز کیا گیا ہے جملہ ادیانِ باطلہ (نظامِ ہائے باطلہ) کے مقابلے میں صداقتِ قرآن (حق) کے ابدی چیلنج کو ہر دور میں دوہرانے کی اشد ضرورت ہے۔ قرآن مقدس کو عالمی آئین الٰہی کے طور پر سمجھنے نیز منتخب مضامین قرآن اور مختصر خلاصہ مفہوم آیات کے مطالعہ کیلئے ''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' بفضلہٖ تعالیٰ اہم دینی وعصری حقائق کے حوالے سے (جدید اسلوب میں) بہترین علمی تحفہ ہے، ایک بار ضرور مطالعہ کیجئے!

انتہائی دلکش طباعت اور عمدہ کاغذ کے ساتھ مناسب قیمت پر۔

نیا ایڈیشن نئی ترتیب وتصحیح کے ساتھ (اضافہ شدہ)
دو جلدوں میں دستیاب

(مدارس کے علماء وطلباء مع عالمات وفاضلات کے لئے تاجرانہ قیمت پر رعائتی دستیابی)

جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی
0333-6176051
0332-7236793

نفیس قرآن کمپنی
5 لوئر مال بیسمنٹ مکہ سنٹر اردو بازار لاہور
0321-9464017
042-37361460

toobaa-elibrary.blogspot.com

منتخب 112 استنباطی مضامین قرآن (بحوالہ آیات، سورۃ)

میں سے چند اہم عنوانات کی جھلکیاں

اسلام کا نظامِ اعتقادات ☆ اسلام کا نظامِ عبادات ☆ اسلام کا نظامِ نظافت ☆ اسلام میں سنت رسول اللہ ﷺ کی تشریعی حیثیت وعظمت ☆ اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حقیقت آمیز تجزیہ ☆ اسلام کا نظامِ امن ☆ قرآنی حقائق کا تاریخ سے موازنہ چہ معنی دارد؟ ☆ اسلام، عقل اور سائنس ☆ اسلام میں نظریہ رؤیتِ ہلال اور سائنسی استدلالات ☆ وحی رسالت اور وحی بمعنی الہام والقاء کے متعلق شرعی حقیقت ☆ اسلام کا نظامِ محنت ☆ اسلام کا نظامِ معیشت اور طبقاتی نظام (موازنہ) ☆ نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج ☆ اسلام میں حقوق نسواں ☆ عالمی معاشی وباء (سودی نظام) ☆ معاملات کے لین دین کا قانونی نظام ☆ بین المذاہب مکالمہ ☆ فرقہ واریت کی اُصولی بحث ☆ اسلام کا نظامِ عفت وپاکدامنی ☆ اسلام کا نظامِ میراث ☆ اسلام کا نظامِ تجارت اور اس کے رہنما اُصول ☆ احکامِ دین کا عملی وقانونی نفاذ ☆ عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اُسلوب ☆ وکالتِ باطلہ وصحیحہ ☆ اسلام میں نظامِ عدل وانصاف مع نظامِ شہادت ☆ حلال وحرام اور نظریہ شریعت ☆ مشروط امن معاہدے اور اسلام کی دفاعی وخارجہ پالیسی ☆ فلسفہ انقلابِ احوال ☆ جامعیت قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت ☆ حکمت اور موعظہ حسنہ ☆ اسلام کا اخلاقی نظام ☆ اسلام کا نظامِ حکومت ☆ اختلاف رائے او رآزادی رائے ☆ نظریہ جہاد اور اس کی حکمت مع حدود وقیود ☆ عورت کی حکمرانی کے خلاف پہلی احتجاجی آواز ☆ قواعد واُصول وقتی نہیں ہوتے ☆ اسلام اور تربیت اولاد ☆ اسلام اور نظریہ تعلیم وفن ☆ ناموس رسالت، آداب، محبّت وعشق رسول ﷺ ☆ اسلام کا نظامِ طلاق ☆ اسلام اور سماجی خدمات ☆ اسلام اور حقوق العباد ☆ بیعت، تزکیہ نفس اور اصلاحی حقائق ☆ شریعت وطریقت ☆ کونسی جماعت برحق ہے؟ ☆ آدابِ معاشرہ کے اخلاقیاتی پہلو ☆ تحقیق حالات کا شرعی نظام ☆ تقلیدِ محمود کی آسان فہم حقیقت ☆ اسلام اور باقی مذاہب کا تقابلی جائزہ ☆ باطنی اعتبار سے عذابِ الٰہی کی بدترین قسم ☆ نظامِ حدود وتعزیرات ☆ نظامِ فطرت کے خدائی اُصول اور عقلیات کے بے لگام گھوڑے ☆ بحر وبر میں سبب فساد کا تجزیہ برحق ☆ فلسفہ عزت وذلت وغیرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com